Asrar-i-Haq

by

Peyari ali Khan

بصنائع بدیع ملک منان و فضل خلاق زمین و زمان

الحمد للہ والمنۃ کہ یہ رسالہ نو کتاب لاجواب گنج عرفانکی کلید نور ایمانکی نوید سالکونکا علم سینہ مجذوبونکا راز سفینہ معرفت کا خزینہ اسرار حقیقت کا گنجینہ شریعت کا آفتاب طریقت کا ماہتاب ہزار داستان کا نغمہ کوثر چشمون کا چشمہ گلستان کا عطر بوستان کا عرق نہ یعنے رسالہ

# اسرار حق

١٣١٩

Peyar Aly Khan

باہتمام تمام تالیف و تصنیف مصنف جناب شاعر فصیح اللسان بلیغ البیان مداح سرور پیغمبران سرخیل نکتہ پروران امیدوار رحمت پروردگار پیار علی خان لکھنوی متخلص پیار المعروف و مشہور مقیم حال بارک پور

در مطبع غوثیہ واقع کلکتہ ماٹن لین طبع گردید



حاجتمند کو مطبع ہذا سے ہر قسم کی کتابیں بکفایت بہ نرخ ... ریلوے و ویلو پی ایبل روانہ ہو سکتی ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہزار ہزار شکر اوس معبود مطلق خالق بیچون کا ہے کہ جس نے انسان ضعیف البنیان کو گویائی عطا فرما کر
اشرف المخلوقات بنایا لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم سے یاد فرمایا ایک لفظ کن سے تمام امکان
عالم کو ظہور مین لایا اجسام عدمی وجود کو خلعت وجود پہنایا آدم علیہ السلام کو دانۂ گندم کھلایا تختۂ خاک پر لایا
ابتدا دنیائی سے آبادی کا رنگ جمایا جس نے دنیا کی ہوا کھائی اوسکی یکتائی مین زبان ہلائی بیت ہر گیاہے کہ از
زمین روید ؛ وحدہ لا شریک لہ گوید ؛ لیکن فرمان کل من علیہا فان اسکے ساتھ ہے تا کہ ثابت ہو اس
کائنات کی دکانات بالکل بے ثبات ہے اوس عزاسمہ کی ماہیت عز و جلال مین ما عرفناک حق معرفتک
مخبر صادق کا اصداق مقال ہے دوسرے کو دم مارنیکی کیا مجال ہے اس مقام شگرف مین زبان خامہ لال ہے
سکتہ کا عالم ہے ہم بکم کا حال ہے بیت دفتر تمام گشت بپایان رسید عمر ؛ ما ہمچنان در اول وصف تو ماندہ ایم ؛
نعت اور نعت سرور کائنات خلاصۂ موجودات بہترین عالم برگزیدۂ نوع بنی آدم رسول پاک شاہ لولاک
سر حلقۂ اولین خاتم النبیین مشعل راہ یقین شمع محفل دین متین شفیع المذنبین وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین
مظہر صنعت کریم احمد بے میم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ الطاہرین واصحابہ المکرمین وسلم کی احاطہ امکان
بیان سے باہر ہے تہ بیان لکھنے مین قاصر ہے ۔ بیت

آسرا اسکو اُسکی ذات کا ہے | وہی آخر سبب نجات کا ہے

منقبت اور منقبت آل اطہار واصحاب کبار کا کسکو یارا ہی کس نی اس راہ دشوار گذار مین قدم مارا ہی کہ
حرف کلمۂ صلوات اللہ علیہم اجمعین کہنے مین چھٹکارا ہی بیت بپاے درود آل و اصحاب ہے کہ ہین بحر خوبی کی یکتا گہر
سبب تالیف کتاب اما بعد یہہ حقیر فقیر سراپا تقصیر خاکسار ازلی نام پیار علی تخلص پیار قادری الحنفی
عفا اللہ ذنبہ الخفی والجلی بن حیدر خان لکھنوی مد ظلہ العالی ملتمس ہوتا ہی کہ گوہر مدعا سرشتۂ بیان مین
پروتا ہی کہ حسن اتفاق سی ایک روز یہہ خاکسار ذرہ مقدار چند پیر بھائی جناب عنایت فرما مخزن صدق
وصفا یعنی قاضی عبد الغفور صاحب و شیخ عبد الرحمن صاحب و شیخ محمد بخش صاحب و شیخ عبد اللہ صاحب
وغیرہم کی خدمت فیض بابرکت مین حاضر تھا کہ برادران مذکور و مشہور نی بزبان فصیح اللسان بتکرار از راہ ارشاد
فرمایا کہ اگر آپ اسراری کی سوال کا جواب لکھتی تو خوب ہوتا افادۂ عام ہر دل پسند و مرغوب ہوتا کیونکہ
یہہ سوال بی مثال ایک فقیر درویش سالک عارف باللہ عاشق رسول اللہ محقق علامۂ عصر و الدہر نام
واللہ اعلم بالصواب تخلص اسراری کا چند آیات کریمہ و احادیث قدسیہ و اقوال بزرگان سلف سی منظوم و
مزین کیا ہوا ہی چشم ادراک بین سی دیکھو تو بہت صحیح لکھا ہی مگر چند لوگون کو اس مین اشتباہ ہی اور بعض کم فہم
کہتے ہین کہ اس مین دھوکا دیا ہی بلکہ یہہ سوال نہین ڈھکوسلا ہی جسکی یعنی لغویات و مہملات و پوچ و بی تکی
بات کی ہین پھر یقین ہی کہ بعد طبع پسند خلائق ہو ہر ایک اسکا شائق ہو ناظرین کمال حظ اٹھائین شائقین
دور دور سی طلب فرمائین اور عجب نہین کہ جنلوگون کا ڈھکوسلا مقال ہی اشتباہ پر خیال ہی سو توبہ و دفع رفع
ہو جائے ہر چند خاکسار نی برادران نامی سی عذر کیا کہ مجھہ مین اسقدر قدرت نہین وقوف عبارت نہین اور
اس پر کیا منحصر ہی کسی طرح کی لیاقت نہین مگر انہون نی نمانا عذر واقعی کو محض انکسار جانا [illegible]
سوچا کہ اب بغیر لکھے چارہ نہین کسی صورت چھٹکارا نہین ناچار انکا فرمانا قبول کیا عذر کو نہ طول دیا اور
اور اسیوقت خدمت فیض درجت حضور فیض گنجور جناب فیض مآب طریقت نصاب حقیقت اکتساب
قدوۂ سالکان ثابت قدم زبدۂ عارفان راسخ دم کشاف علوم خفی و جلی مرشدی و مقتدائی ملجاے
و ماوائے حضرت مولانا مولوی شاہ سید حسین اخوند صاحب قادری حنفی قدس سرہ مین حاضر ہوا

کی باعث مسجود ملائک فرمایا گیا اور خلافت و لقد کرمنا بنی ادم سے سرفراز کیا گیا بیت
گشت آدم جلاے این مراۃ: شد عیان ذات او بجملہ صفات:

مظہر گشت کلی او جامع ۔ سر ذات و صفات او لامع

جواب

صورت آدم خدا نے اپنی صورت پر گڑھی ۔ لعبت آدم بذات لطف و قہر کے بنی
اسلئے کل پر شرافت خلقت آدم بڑھی ۔ اس سبب سے ہے جہان مین عزت آدم بڑی
اسلئے ہے ساجد آدم فرشتون کو کیا ۔ حرف مین اسواسطے ہے ہر شی عالم دیا

آیت سوال ۔ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰئِکَۃِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ترجمہ اور جسوقت کہا ہمنے ملائکونکو سجدہ کرو آدم کو

سوال

خاک سے ہو پاک آدم نے کیا شکر خدا ۔ اسجدو لآدم کی غیب سے آئی صدا
حق تو ہے بے حرف اور بے صوت کیونکر کی ندا ۔ ہو کوئی تبلاے اس پر سر کرون اپنا فدا
کیونکہ قدرت میں جو آئی تو سراسر ہے قصور ۔ چاہئے قدرت کو فعل اور فعل کو آلہ ضرور

شرح ۔ جاننا چاہئے کہ جو آواز فرشتون پر غیب سے آئی تھی وہ ایک عبارت بے حرف و بے صوت تھی جسوقت کہ آدم علیہ السلام کو و علم ادم الاسماء و قلنا للملائکۃ اسجدو کی تعلیم کی گئی تھی پس وہ آواز جہان مین پوشیدہ تھی اب یہ آواز الفاظ حرف و صوت تن خاکی آدم سے ظہور مین آئی ہے پوشیدہ نہ رہے کہ قدرت حق تعالی مین دو قسم کے فعل ہین ایک ملکوتی دوسرا فعل ناسوتی فعل ملکوتی کو آلہ کی ضرورت نہین ہو فعل ناسوتی کو آلہ کی ضرورت ہے چنانچہ قدرت حق تعالی کی مطلق ہے کہ وہ سبب کو پھاڑ دیتی ہے اور حکم ہمیشہ جاری رکھتی ہے اگر قدرت حق تعالی کی مقید ہوتی تو سبب کو نہ پھاڑ سکتی جیسا کہ انسان مین قدرت ہے مگر مقید ہے اور سبب کو نہین پھاڑ سکتی ہے اور ضرورت آلہ کی رکھتی ہے اور سبب بمعنی حاصل ہونا اُس سے وجود دوسرا اسکا اصل مطلب مرشد طلب ہے

جواب

اسجدو کی غیب سے آئی صدا لاریب تھی ۔ قدرت حق دو قسم کے فعل پر جب غیب تھی
فعل ملکوتی ہیں امکان تناسب زیب تھی ۔ فعل ناسوتی ہین حرف و صوت کل تصویب تھی
اسلئے کہ فعل ملکوتی کو تھا آلہ ضرور ۔ فعل ناسوتی اگر ہوتا تو تھا آلہ ضرور

آیت سوال ۔ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ترجمہ اور نہ جاؤ قریب تم دونون اس درخت کی اگر گئے تم قریب درخت کی تو ہو جاؤ گی ظلم کرنیوالی اپنی نفس پر نافرمانی کی ارتکاب سے ۔

**سوال**

حق نے فرمایا تو آدم پاس گندم کی نہ جا
کفر نعمت جو کرے اسکی کہو کیا ہے سزا
پھر یہان پر حکم غالب حضرت سبحان ہے

جھاڑ سے آدم لپٹ کر کھا گیا گندم چبا
گر کہے کوئی کہ کی شیطان نے اُس سے دغا
یا کہ غالب ہے سجگہہ شیطان کا فرمان ہے

شرح ۔ منقول ہی کہ جب آدم علیہ السلام نے درخت گندم کی طرف نظر کی اُسکو نہایت خوش وضع اور خوب صورت دیکھا کہا سبحان اللہ کیا خوب صورت درخت ہی حق تعالی نے ارشاد ہوا کہ ای آدم اسی مین نے تجھے بخشا مگر اس سے میوہ مت کھا آدم نے عرض کی کہ بارالہ جب تو نے اسکو تئین مجھے بخشا پھر کیون اسکی میوہ کھانے سے منع فرمایا حکم الٰہی ہوا کہ ای آدم تو مہمان ہی میرے گھر کا اور وہ درخت تیرا العید ہی کہ مہمان میرا ایکبار کھاوے بعد ازان ایک جانب سی آواز آئی کہ ای آدم دانہ گندم ضرور کھا اور ایک جانب سے آواز آئی کہ اے شجر گندم تو آدم کے پاس جا اور ایک طرف سے آواز آئی کہ ای آدم صبر کر اور ایک طرف سے آواز آئی کہ ای صبر تو آدم کے پاس مت جا اور ایک سمت سی آواز آئی کہ ای شیطان تو حوّا کو ملجا اور خواہش دلا پس بدین وجہہ آدم نے اور حوّا نے گندم کھالیا جب کھا چکے تو وقلنا اھبطوا کا خطاب آیا یعنے اُتر جاؤ تم دونون جنت سے طرف دنیا کی بسبب کفران نعمت کے اس قول سے خوب ثابت ہی کہ وہ فرمان شیطان کا نہ تھا یہ سب امر شدنی طلب ہے بقول مولانا جامی بیت آدم آندم کہ خورد گندم را ❊ تخم میکاشت نسل مردم را ❊

**رمز**

وہ بندہ بھی حاضر کنندہ بھی حاضر
اب آدم سے آدم جو ہوتا ہے پیدا

ھمہ اور شما کا یہان کیا گذارا
سر رشتہ یہ کیسا ہوا ہے دوبارا ؟

**جواب**

جب شجر گندم کا آدم کے لیئے پیدا کیا
حسن نے لا تقربا کا حکم برہم کر دیا
یہہ تو سب نشاط معشوق کا احسان ہے

ساتھہ ساتھہ آدم کے پھر نے وہ شجر گندم لگا
کھالیا آدم نے گندم اھبطوا کا پھل ملا
اب رہا سچا کہان شیطان کا فرمان ہے

آیت سوال ۔ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ

مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۞ ترجمہ جب آفتاب امانت عرض الوہیت کے برج سے چمکا تو آسمان بولا مجھے بلندی کی صفت حاصل ہے زمین چلائی کہ مجکو کشادگی کی صفت ثابت ہے پہاڑ سے آواز آئی کہ مجھے ثابت قدمی کا وصف حاصل ہے ہم اس بوجھ کا تحمل نہین رکھتے مبادا ہم پر کوئی آفت آئے اور یہ صفت چھن جائے آدم خاکی بولا مجھے مین کیا ہے جو مجھ سے چھین لینگے مردانہ وار سامنے آیا اور جو بوجھ کہ کوئی نہ اٹھا سکا اپنے کاندھے پر اٹھالیا اور ظالم وجاہل بنا

**سوال**

سبکو فرمایا خدا میری امانت کو اٹھا — کوئی اس فرمانکو ہرگز نہین لایا بجا
تب اٹھانے کو اسے انسان نے کوشش کیا — پس امانت کو اٹھا کر ظالم و جاہل بنا
حق تعالی کی امانت کو اٹھایا یہ بھلا — اب کہو کسکی امانت کو اٹھاوے جا بھلا

شرح۔ ذرا غور ہو کہ جب آدم نے اُس بار امانت کو اٹھالیا اور اُسکی تمام تکالیف کو اپنے اوپر گوارا کر لیا اوسوقت اللہ تعالی نے کہا کہ اے آدم تیری ایک امانت تیرے پاس ہے اور وہ بروز قیامت ساتھ حسن و خوبی کے تجھے واپس دیجائیگی مخفی نرہے کہ اب اسی اپنی امانت کو بروز حشر جاکر اٹھالینگے اور جو کہ آیت مذکور مین لفظ ظلوما جہولا کا ارشاد فرمایا ہے عجب اسرار کا ہے اور کمال محبت پیار کا ہے یہ اسرار مرشد طلب ہے۔

**جواب**

جبکہ لیا آدم نے اس بار امانت کو اٹھا — بولا اوس دم آدم ذیشان سے رب العلی
ایک امانت تیری تیرے پاس ہے اسکے سوا — حسن و خوبی سے وہ ہوگی حشر مین تجکو عطا
اب اسی اپنی امانت کو اٹھالیوینگے جا — دوسری کسکی امانت ہے بجز اسکے سوا

آیت سوال۔ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ ترجمہ اور عزت دیتا ہے تو جسے چاہتا ہے بسبب ایمان اور معرفت کے اور ذلت دیتا ہے تو جسے چاہتا ہے بسبب کفر اور انکار کے۔

**سوال**

چاہتا ہے جن مین جو کرتا ہوں کہا پروردگار — جسکو ذلت دون مین اسکو کون کر سکتا ہے پیار
خیر ہے و شر ہے دونون ہین میرے اختیار — جسکو بھٹکاؤن سو بھٹکے جسکو عزت دون ہو یار
پھر بھلا ع بندے سے صادر کونسا عصیان ہے — واسطے جسکے بنا یا آتش سوزان ہے

شرح جانتا ہے کہ ایمان لانا اور معرفت کا پانا اور کفر اور انکار کرنا یہ اختیار بندہ کا ہے اور بندہ اسکا

فاعلِ مختار ہی جس فعل کو بندہ اختیار کرتا ہی اللہ تعالی اوسی فعل کو پیدا کر دیتا ہی بسبب اختیار کی بندہ نیک اور برہ نتیجہ پاتا ہی جسکا نتیجہ نیک ہی وہ مستحق عزت و بشارت کا ہی اور جسکا نتیجہ بد ہی وہ جلنے نار آتش سوزان مین حقدار ذلت کا ہے بقول مولانا روم بیت

زانکہ محسوس ست ما را اختیار ۔۔ خوب می آید بر و تکلیف کار

جیسا کہ کسی بزرگ نی اس مسلہ کو تمثیل پر ثابت کیا ہی کہ ایک حکیم حاذق نی ایک دوا خانہ ایجاد کیا اور اوس دوا خانہ مین ہمہ قسم کی دوائیان تیار کر کی بہت سی خادمون کو ان دواؤنکو تصرف مین لانی کی واسطے مقرر کیا اور ان تمام دواؤنکی خاصیت و ماہیت سی خادمونکو آگاہ کر دیا اور کہدیا کہ جو زہریات کی قسم سی استعمال مین لائیگا خواہ مخواہ اوسکا برا نتیجہ دیکھیگا اور جو قسم مفرح معجونات سی استعمال مین لائیگا وہ ہمہ بیماریون سی محفوظ رہیگا علاوہ اس آگاہی کی اور چند مخلص الخاص معرفت کی تعلیم یافتہ سیکھے ہوے حکیمون کو بھی انپر مسلط کر دیا تا وی بھی خادمونکو ہر وقت و ہر لحظہ زہریات سی باز و منع فرماتی رہین پس بدین وجہ اب اختیار خادم کا ہی جس قسم کو استعمال مین لائیگا اور جسکو جس مزہ کی واسطی چکھیگا اوسکا ویسا ہی مزا وہ پھل پائیگا واللہ بیدک الخیر مگر اللہ ہمیشہ اپنی بندونکی نیکی چاہتا ہی اور ہمیشہ نیک کام سی خوش ہی بری کام مرتکب بندہ ہی اور بدی سی اللہ ناخوش ہی مخفی نرہی کہ اس تمثیل مین حکیم حاذق سی مراد حق سبحانہ تعالی ہی اور دواخانہ سے مراد عالم آباد یعنی دنیا ہی اور خادم سی مراد تمام دنیا کی لوگ ہین اور زہریات سے مراد بدی ہی اور مفرح معجونات سے مراد نیکی ہی اور چند خاص الخاص حکیمون سے مراد پیغمبر علیہ السلام و رسول و اولیا اللہ و علما و فضلا ہین اور مزہ سے مراد نتیجہ بدلا عوض ہے۔

ابیات

مثنوی معنوی مین یہ لکھا اسرار ہے ۔۔ فعل نیک و بد کا بندہ فاعلِ مختار ہے
مرتکب جو ہے گنہ کا داخلِ فی النار ہے ۔۔ نیک بندے کے لئے جنت کیا تیار ہے
اختیاری کی سبب بندے سے یہان عصیان ہی ۔۔ اس لئے حق نے بنایا آتشِ سوزان ہے

آیت رسول۔ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ترجمہ کہا ہمنے فرشتونکو کہ سجدہ کرو آدم کو۔

شعر

حق نے فرمایا ملائک کو کرو سجدہ تمام ۔۔ یا ملائک مین تو آیا خلقتِ نوریکا نام۔

| | | |
|---|---|---|
| انتظارِ حکم تھا شیطان ناری ہو تمام | ۱ | حکم ناری پر نتھا کیونکر کری سجدہ سلام |
| کیا تکبر اس سے ثابت ہی جو وہ ملزم ہوا | | طوق لعنت کیون پڑا کسواسطے مجرم ہوا |

شرح مخفی نرہی کہ شیطان پیدا کیا گیا ہی مارج سی مارج اوس شعلہ کو کہتی ہین جو سرخ و سبز تیزی اگ سے بلند ہوتا ہی وہ جوہر لطیف علوی ایک نوع نوری ہی پس بسبب اس نوعیت کی شیطان شراکت ملک مین داخل تھا اور حکم سجدہ کا کل پر تھا اور اسکی شامل رہنے پر دلیل قَالَ مَا مَنَعَكَ کی دلالت کرری ہی اور تکبر اوس کا اس بات سے ثابت ہی کہ وہ آپ کو آدم علیہ السلام سے بہتر جانا اور لعنت کا مجرم اسواسطے ہوا کہ اللہ تعالیٰ سے جھگڑا اس کا پورا قصہ سورۂ اعراف مین موجود ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| خلقتِ شیطان مارج سے ہوئی ہی لاکلام | جواب | مارج اک جوہر لطیفِ نوع نوری کا ہے نام |
| اس سبب سی تھا ملائک بیچ شیطان کا قیام | | حکم سجدہ کا ہوا اسواسطے کل پر تمام |
| تب نہ یہ ساجد ہوا لعنت کا مجرم ہوگیا | | کرکے آدم پر تکبر حق سے ملزم ہوگیا |

حدیث سوال۔ قُلُوبُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَرْشُ اللّٰہِ تَعَالیٰ ترجمہ دل مومنین کی عرش ہین اللہ تعالیٰ کے۔

| | | |
|---|---|---|
| ہمکو کہتے ہو وہ شیطان کرتا ہے دغا | سوال | وسوسہ دیکے طرف عصیا نکی دیتا ہے جھکا |
| وسوسہ اس نے دیا تمکو اُسے کس نے دیا | | سجدہ سے آدم کے جو اس نے لیا سر کو پھرا |
| دل خدا کا عرش ہی کب دوسرا پاوے دخل | | کس جگہہ اک ملک مین دو بادشاہ کا ہی عمل |

شرح مخفی نرہی کہ صاحب سوال نے جو اس بند مذکور کے مصرعۂ اول مین لفظ تم کی استعمال و ہمکبند کی ہی سراسر مہملی ہی کیونکہ یہہ لفظ تم دلالت کرتی ہی مخاطب انسان پر اور انسان مخصوص اپنی طرف سے نہین کہتا کہ وسوسہ ہمکو یا تمکو شیطان دیتا ہی بلکہ اللہ تعالیٰ کی کلام سی تعلیم پاکر کہتا ہی کہ وسوسہ ہمکو و تمکو شیطان دیتا ہی جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی کلام سے ثابت ہی وَمِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ترجمہ شر سے وسوسہ دینی والی شیطان کی وہ جو کہ وسوسہ ڈالتا ہی لوگونکی دلونمین یعنے سینے مین جن اور انس سے پس یہہ ارشاد حق تعالیٰ کا دلیل بدیہی ہی دلیل بدیہی کی دلیل نہین ہوتی اور وسوسہ شیطان کو

خناس کی شان نہ دیا اور باز سجدۂ آدم علیہ السلام سی ضلالت فَبِمَا اَغْوَيْتَنِي نے رکھا تھا یعنا
بند مذکور کی پانچوین و چھٹے مصرع کا جواب اس طرح دیا جاتا ہی یعنی دلمین انسانکی دو مقام ہین ایک
علوی دوسرا سفلی مقام علوی عرش اللہ تعالی کا ہی اور مقام سفلی گذرگاہ شیطان کا ہے
جیسا کہ حدیث شریف سی ثابت ہی مَا مِنْ آدَمِيٍّ اِلَّا لِقَلْبِهٖ بَيْتَانِ فِيْ اَحَدِهِمَا الْمَلَكُ وَ فِيْ الْآخَرِ
الشَّيْطَانُ فَاِذَا ذَكَرَ اللّٰهَ خَنَسَ وَ اِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ وَضَعَ الشَّيْطَانُ مِنْقَارَهٗ فِيْ قَلْبِهٖ
وَسْوَسَةً لَهٗ؛ ترجمہ نہین ہی کوئی آدمی مگر دل مین آدمی کی دو گھر ہین علوی و سفلی علوی عرش
اللہ کا ہی اور سفلی گذرگاہ شیطان کا ہی جب بندہ ذکر کرتا ہی اللہ کا بھاگتا ہی شیطان اور جسوقت
ذکر سے غافل رہتا ہی رکھتا ہے شیطان اپنی منقار کو بیچ اوس گھر کی وہ سبب وسواس کا ہوتا ہے

| | |
|---|---|
| وسوسہ شیطان کو خناس کی شان نے دیا | باز سجدہ سے بِمَا اَغْوَيْتَنِي نے رکھ لیا |
| پادشاہ حی قیوم دل کا ہے ذکر خدا | اور شیطان باعث شر دور قربت سی ہوا |
| اسلئے از ذکر نسیان دلمین گھس آتا ہے وہ | ورنہ رہتے پادشاہ کے بارگہ پاتا ہی وہ |

آیت سوال۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ترجمہ کہہ وہ اللہ ایک ہے اور پاک ہے۔

| | |
|---|---|
| خود کہا قرآن مین حق قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ | ذات مطلق ہی میری یعنی ہون اَللّٰهُ الصَّمَدُ |
| مانگتا ہی خاص پھر کس شخص سے اپنی مدد | خاص کسکی بندگی کرینگی اسکو ہے سند |
| گر لسان خلق سی خالق ہی فرماتا ہی یون | ہر جگہہ پر قل کہا اور اس جگہہ بولا نہ کیون |

شرح۔ واضح ہو کہ صاحب سوال یہہ سوال کرتا ہی یعنی ع مانگتا ہی خاص پھر کس شخص سے اپنی مدد
تو یہہ امر اظہر من الشمس والامس ہے یعنے اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ہم تجھی کو عبادت کرتی ہین اور تجھی سے
مدد چاہتے ثانیاً ہر جگہہ پر قل کہا اور اس جگہہ بولا نہ کیون تو اسکا جواب اس طرح پر دیا جاتا ہے یعنے یہہ
جا محل حمد ہی اور حمد وہ ثنا ہی جو اوپر نیک اختیاری نعمت کی کیجاتی ہی یہہ فعل بندہ کا ہی اسواسطے اسجا پر
لفظ قل نہین کہا اور یہہ نام ہی ایک سورۂ قران شریف کا صاحب سوال اگر سورت کا نام دریافت کرتا تو لکھا
جاتا مگر اب جاننے پر موقوف ہی فائدہ پوشیدہ نہ ہی کہ رسالۂ ہذا کو ملاحظہ کر نیوالے خیال فرمائینگے کہ کیا سبب

مصنف رسالہ نے ایک جا لفظ کو بند ہشتم کی شرح مین مونث اور دوسری جگہہ بند نہم کے جواب مین
مذکر لکھا تو معلوم ہو کہ شعراے سلف اردو والون نے بعض جا مونث اور بعض جا مذکر فرمایا ہے بدین وجہ
مصنف بھی ایک جا مونث ایک جا مذکر لکھا اور دو شعر سند کے واسطے شعراے سلف کے لکھ دیے تا جگہہ
اعتراض کی باقی نرہے۔ مذکر۔ ناسخ۔ ہے طلب سے اسقدر نفرت کہ رہتا ہے خیال ؛ آنجا ے لفظ طلب پر
باب استفعال کا۔ مونث۔ رشک ؎

| | | |
|---|---|---|
| وصل کی رات بنا نامۂ شوق گیسو ؛ | | شام لفظین ہین سفیدی ہے سحر کاغذ کی |
| جانکر دیندار اسکو مالک روز ابد | جواب | درد دل ہین رکھتے ہین صبح و مسا اپنی تشبیہ |
| بندگی غیر کی رکھتا نہین کوئی سند ؛ | | مانگتے ہین خاص حسب اللہ سے اپنی مدد |
| ہے یہ جا تعجب احمد بندے کی مقبول دعا | | اسلئے استجابہ لفظ قبل نہین حقنے کہا |

آیت سوال۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط ترجمہ سب تعریف ثابت ہے واسطے اللہ کے وہ رب ہے
تمام عالم کا پالنے والا۔

| | | |
|---|---|---|
| ذکر پاکی کا خدا کی خلق کرتے ہین تمام | | حمد مین خالق کے ہین معروف سارے خاص و عام |
| رازق ذی رب کی ثنا کرتے ہین دیکھو اب مدام | سوال | بے زبان و بازبان و بے کلام و با کلام |
| سب کا ہے پاک ذکر یا کہ سب کلسے ہے ذکر دگر | | خیر کا وے ذکر کرتے یا کہ کرتے ذکر شر ؛ |

مخفی نرہے واضح ہو کہ جمیع مخلوق کا ذکر ایک نہین ہے بلکہ مختلف قسم پر ہے چنانچہ کفار و مشرکین و منافقین کا ذکر شر کا
ہے اور مومنین و مسلمین باقی جمیع مخلوق کا ذکر خیر کا ہے جیسا کہ اللہ تعالی اپنے کلام مجید فرقان حمید مین
فرماتا ہے اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یَسْجُدُ لَہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ
وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ وَكَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ وَكَثِیْرٌ حَقَّ عَلَیْہِ الْعَذَابُ ط ترجمہ کیا نہین دیکھتے ہو
تم کہ سجدہ کرتے ہین آسمان و زمین مین جتنے ہین مخلوق اللہ کو آفتاب اور مہتاب اور تارے اور پہاڑ اور
درخت اور چارپائے اور بہتیرے لوگ اور بہتیرے آدمی ہین ایسے جنہون نے انکار کیا ذکر ہے انپر عذاب سخت
مذکور پوشیدہ نرہے کہ حق علیہ العذاب سے اشارہ ہے طرف کفار مشرکین و منافقین کی کہ جنکی آنکھون پر

پردے پڑے ہین اور دل سیاہ ہین یہہ ہرگز اللہ کا ذکر نہین کرتے انکا ذکر رات و دن شر و فساد کا ہے جیسا
کہ اللہ تعالیٰ انکی نسبت اپنے کلام پاک مین ارشاد فرماتا ہی اَلَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَاۗءٍ عَنْ ذِكْرِيْ
ترجمہ وہ کافر جنکی آنکھین بیچ پردے انکی ہین نہین کرتے ذکر میرا مفسرین نے لکھا ہی کہ اسجا سجدے سے مراد ذکر ہی
اور نشان نہایت درجہ عاجزی و کمال مرتبہ تعظیم و تکریم کا ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| کافر مطلق نہین اک ذکر حق مین ہین رجوع | جواب | ماسوا کل خلق ذکر حق مین ہی شاغل خضوع |
| باقیام و باقعود و باجنوب و بارکوع | | ہے روان کوئی دہان کوئی غروب اور طلوع |
| مومنین و عالمین کا ذکر ہے سب کے خیر کا | | کافر و مشرک کا ہے سب ذکر شر اندھیر کا |

آیت سوال۔ الرحمن علی العرش استوا ترجمہ وہ بڑا مہروالا ہے تخت کے اوپر قائم۔

| | | |
|---|---|---|
| تم تو تنزیہ محض مین حق کو دیتے ہو نشان | سوال | بی حد و لاشی ہوا اس قول سے تو حق میان |
| کس طرح پھر تخت پر قائم خدا ہی مہربان | | صاف اس کلمہ سے تو شبہہ ہوتا ہی عیان |
| گر نہین اسبات مین ممکن تمہارا ہے قصور | | تو یہان موقوف ہی جاتا ہے خالق کا ظہور |

شرح۔ واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ بذاتہ سے منزہ ہی اور صفات سے مشبہ ہی ذات و صفات اللہ تعالیٰ کی ایک
نور واحد ہی کہ تنزیہ سے تشبیہ صورت پکڑتی ہی اور پھر تشبیہ تنزیہ مین بیصورت ہو جاتی ہی بقول مولانا روم بیت
صورت از بیصورتے آید برون ؛؛ عاقبت اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ؛؛ بقول دیگر محی الدین ابن عربی
اَلتَّنْزِيْهُ وَالتَّشْبِيْهُ ثُمَّ تَنْزِيْهٌ هَيْئَةُ الْمُقَيَّدِ وَالتَّشْبِيْهُ مُقَيَّدَتُ التَّنْزِيْهِ پس اس صورت سے ذات
اللہ کی بحت لاشئی و بیحد و منزہ ہی اور صفات اسی ہر رنگ مین جلوہ آرا ہی بموجب كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ
ہر روز اللہ ایک شان مین ہی اور اسی صفت سے تخت عرش پر قائم ہے اور اسی صفت سے سارا ظہور رب ہے
ذات اللہ کی منزہ بحت لاشئی تنزیہ ہی اور صفات اللہ کی مشبہ رب العالمین ہی مخفی نرہے کہ جسنے زمرشد سے
وید تشبیہ حاصل کی ہی اور العلم نقطۃ کے علم سے خبر دار ہی بیشک اسپر یہہ راز آشکارہ ہی اور جو شخص بیخبر اس
معرفت توحید سے حجاب خود مین مرا ہمیشہ اوسکی حسرت و رنج مین رہا کیونکہ حصول معرفت اوسے عالم مین
نہین ہی بموجب وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى اور جو کہ نہ رہا اس جہان مین

اندھا سو پچھلے جہاں مین اندھا ہی مجھے مرشد سے زیادہ لکھنے کی اجازت نہین ملی۔ **بقول مولانا روم**

سرِّ نہان است اندر زیر و بم — فاش گر گویم جہان بر ہم زنم

**جواب**

تنزیہ مین بے حد و لاشئی سنا سبحان سے — تشبیہ مین آمد کے کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ہے
اس سبب سے قائم العرش استوا رحمان ہے — اب کہان اس کلمہ سے ہوتا شبہ اعیان ہے
تنزیہ سے تشبیہ صورت پکڑتی ہے ضرور — اسلیئے جاتا نہین موقوف خالق کا ظہور

**آیت سوال** قَالُوا رَبَّنَا أَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَأَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ ترجمہ کہے وہ لوگ کہ ای رب ہمارے مارڈالا تونے ہمکو دو بار اور زندہ کیا تو نے ہمین دو بار۔ ۱

**سوال**

دو دفع مرنے و جینے کا جو کھتا ہے خدا — ایک مرنا ایک جینا سبکوئی ہے جانتا
دوسرا مرنا و جینا کو نسا حق نے کہا — مر چکے ہین یا مرینگے دیجیے اسکو بتا
کس جگہہ اونکی قیامت کس جگہہ اُنکا حشر — خوب سا تحقیق کر اس موت کی دیجیے خبر

**شرح** پوشیدہ نہ ہے کہ بروز میثاق پروردگار عالم نے کل ارواح کو پشت آدم علیہ السلام سے ظاہر کر کے بزبان خاص فرمایا أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ پس جمیع ارواح نے قَالُوا بَلَىٰ کہا بعد پھر کل ارواح کو پشت آدم مین داخل کیا اور انکی قیامت اور حشر عالم مثال مین ہوا بدین وجہہ ایک بار زندہ ہوئے اور ایک بار مر چکے اور دوسرا مرنا و جینا اس طرح پر ہے یعنے اب ہم یہان زندہ ہین اور ایک روز بموجب كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ مرینگے ۲ اور بعض مفسرین نے اس طرح پر لکھا ہے وَيُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ترجمہ اور نکالتا ہے زندہ کو مردہ سے اور نکالتا ہے مردہ کو زندہ سے یعنے پہلے نطفہ مردہ تھا اللہ نے اسکو جان بخشی زندہ ہوا ۱ اب بمصداق كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ایکدن فانی ہوگا یعنے مریگا اور حشر کے دن زندہ ہوگا اور اسکی قیامت و حشر اسی جگہہ ہوگا جیسے ہم پہلے شکم مادر مین نطفہ تھے اللہ نے جان ڈالی زندہ ہوسے گا اور زندہ ہین اب ایک روز مرینگے یہہ راز مرشد طلب ہے۔ ۲

**جواب**

دوسرا مرنا و جینا یون کتب مین ہے لکھا — تھے عدم مین بے نشان میثاق مین زندہ کیا
لیکے پھر اقرار الست اور بلیٰ مردہ کیا — اس طرح سے دوسرا مرنا و جینا ہو چکا

۱ سورہ بنی اسرائیل
۲ سورہ مومن
۱ سورہ آل عمران
۲ سورہ رحمٰن

اور قیامت نیز اوسکی عالم امثال مین ۔۔۔ ہو چکی تہیہ ہے خبر اس سوت کی احوال مین

**آیت سوال** ۔ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ترجمہ رب ہے دو مشرق کا اور دو مغرب کا ۔

**سوال**

ہے دو مشرق اور مغرب کا پتا حق نے کہا ۔۔۔ ایک مشرق ایک مغرب سبکوئی ہے جانتا

دوسرا مشرق و مغرب کونسا حق نے کہا ۔۔۔ کونسی خلقت وہانپر اس جگہہ کا نام کیا

کوکب و برجونکی گردش کو جو کرتی ہو حساب ۔۔۔ بر خیالِ خام ہے اور محض فکرِ نا صواب

**شرح** ۔ پوشیدہ نہو کہ ایک مشرق اور ایک مغرب بنسبت شمس کی پورب و پچھم ہے اور بنسبت قمر کی پچھم و پورب ہے بنا بر تغلیبات کے دو مشرق اور دو مغرب ہین تغلیب غالب ہونیوالی شئی کو کہتی ہین بمقابلہ شئی دیگر کی جیسا کہ شمس محاورۂ عرب مین مونث سماعی ہے اور قمر مذکر ہے قمر کی بنسبت پچھم مشرق ہے اور پورب مغرب ہے کیونکہ مذکر غالب ہے مونث پر مثال شمس مونث کی بیت نہ وکذالک فی کبدٍ و کرش ثمہ فی نافعی و منہا الشمش و العقبان ۔ اس شعر مین خلاف محاورۂ ہند کی محاورۂ عرب مین تین شئی مونث ہین سانپ و سورج و عقبان اور عقبان جمع ہے قدم کی یعنے قدمین اور نزدیک اہل تصوف کے ایک مشرق اور ایک مغرب مقام جبروت مین ہے اور صاحب سوال کا مطلب بھی اسی مشرق و مغرب سے ہے اس جگہہ کا نام جبروت ہے اور خلقت اسکی جبروتی ہے بمقابلہ آفتاب ذات کی عشق مشرق اور حسن مغرب ہے اس مشرق و مغرب مین گردش ستارون اور برجونکی نہین ہے یہہ مقام مرشد طلب ہے ۔

**جواب**

دوسرا مشرق و مغرب ہے بنا جبروت مین ۔۔۔ خلقتِ روحی کا ہے ملکِ بقا جبروت مین

آفتابِ ذات کا ہے پرتوا جبروت مین ۔۔۔ عشق مشرق حسن مغرب ہے خفا جبروت مین

کوکب و برجونکی گردش کا نہین وان کچھ حساب ۔۔۔ پوچھلو مرشد سے کوئی یہ رموز آفتاب

**آیت سوال** ۔ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ترجمہ ہم بہت نزدیک ہین شہرگ سے تمہاری ۔

**سوال**

حق یہہ فرماتا ہے ہون عالم مین ہر سو آشکار ۔۔۔ ہون تمہاری ساتھ مین ہر حال ہین لیل و نہار

شہرگِ گردن سے ہے نزدیک تر پروردگار ۔۔۔ کیون سوے بیت الصنم سجدہ کری ہین بار بار

حق اسی بت خانۂ نمرود مین کیا قید ہے ۔۔۔ جس طرف سجدہ سے جنت کی تمہین امید ہے

سورہ رحمن

سورہ ق

شرح تحقیق نہ ہی کہ نحن واقرب کی دلیل کا قرب بندی پر دو قسم کا ہی ایک خاص دوسرا عام جو خاص
ہین انکو نیکیان اور لطیفونکی وجہہ سی قرب دیتا ہی یہان تک کہ جہان سے رہا کرتا ہی اور قرب حقیقی کا درجہ عطا فرماتا
ہی اور آب و گل سی چھڑا لیتا ہی یہہ قرب خاص ہی دوسرا قرب عام ہی کہ عام بندوان پر قربیت بدون سجدہ بدن کی
عطا نہین ہوتی جیساکہ خود فرماتا ہی وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ اور نیز حدیث شریف مین وارد ہی لَا یَزَالُ الْعَبْدُ
یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ نہین تصرف کرتا ہی میرا بندہ تقرب ہونی مین میری طرف ساتھ نوافل کی بقول مولانا روم
بیت گفت و سجدہ اقرب و بیزدان ما :: قرب جان شد سجدہ ابدان ما :: پس اس سی خوب ثابت ہی کہ بدون
سجدہ کئی قربیت اللہ تعالی کی حاصل نہین ہوتی پوشیدہ نہ ہی کہ نزدیک اہل اشارت کی بیت الصنم بمعنی
بیت الحرم کی ہی بیت بت کو شریک حق کا سمجھتے ہین کلمہ گو پر یہہ کلام حق ہے کہ حق کو صنم سمجھے ::
کیونکہ اللہ تعالی خاص صنم حقیقی ہی اور بیت الصنم کو بیت الحرم یعنے اپنا گھر قرار دیتا ہی اور حکم کرتا ہی کہ
پاک کرو گھر میرا اور سجدہ کرو طرف اسکی جیساکہ وحی بھیجی ہی طرف ابراھیم و اسمعیل علیہ السلام کی اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ
لِلطَّائِفِیْنَ وَالْعٰکِفِیْنَ وَالرُّکَّعِ السُّجُوْدِ ترجمہ یعنے پاک کرو تم دونون میرے گھر کو واسطے طواف کرنی
والون اور اعتکاف بیٹھنے والون اور رکوع و سجدہ کرنی والونکی یعنے نماز پڑھنے والونکی پس اس آیۃ شریف سے
مفہوم ہوا کہ صاحب سوال نی جو بیت الحرم کو بت خانہ نمرود قرار دیکر اسمین حق تعالی کو قید کیا ہی یہہ نری
کج فہمی ہی گھر خدا کا ہرگز وہ بر آئینہ بت خانہ نمرود نہین ہو سکتا گو کہ زمانہ نمرود مین چند مشرکین نی بیت الحرم مین
بتونکو بٹھایا تھا جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے بیت الحرم پاک ہوا جو شخص اسکا
منکر ہے وہ کافر ہے گو شریعت سی ہو یا طریقت سے۔

ہے وہ خاص اصنم حقیقی صاحب بیت الحرم ۔ اسلئے بیت الحرم کو کہتے ہین بیت الصنم
قرب ہوجاتے ہین و سجدو و قترب سی اسکے ہم ۔ ماسلئے کرتے ہین سجدہ پس سوے بیت الحرم
گھر خدا کا بتکدہ نمرود ہو سکتا نہین ۔ خاص دال نحن یان مقصود ہو سکتا نہین

آیت سوال۔ لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِیْ سَکْرَتِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ۔ وَفَوَ رَبِّكَ ۔ وَوَالضُّحٰی وَالَّیْلِ ترجمہ قسم ہی زندگی
تیری کی تحقیق کہ وہ البتہ بیچ مستی انکی کی سرگردان ہین و قسم ہی تیری رب کی و قسم ہی ضحی کی وقت کی اور قسم ہے رات کی

قسم کھاتا ہے صداقت کیلئے حق جابجا — راست گوئی کو نہین اسکی کوئی کیا مانتا
خوف کس کا ہے اُسے اور کون اُس سے ہے بڑا — سب پہ وہ حاکم ہے اسکو قسم کیا درکار تھا
قسم اسکا چاہئے جسکا گمان کذب ہو — ہمتو ہین حیرت مین اس اسرار سے کچھ تم کہو

شرح - واضح ہو کہ قسم کے اسرار کو علماء ربانی و حکماء ایمانی و اطباء روحانی و جسمانی اسطرح پر بیان فرماتے ہین کہ اللہ جل شانہ جو قسم قران مجید مین جابجا کھاتا ہے راست گوئی و صداقت پر نہین کھاتا ہے بلکہ محض اپنی محبت اپنے حبیب کے ساتھ ثابت کرتا ہے جیسا کہ ارشاد فرماتا ہے لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ کہ جمہور اہل تفسیر کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہہ قسم کھائی ہے مدت حیات اور بقاے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہہ نہایت درجہ کی تعظیم اور احسان ہے جیسا کہ محب محبوب کی قسم کھاتا ہے اور کھتا ہے قسم ہے تیرے سر کی یا تیری حیات کی اور یہہ کمال شان محبوبیت رسول کریم کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی صفت الوہیت کو حضرت کی طرف مضاف کرکے قسم کھاتا ہے فَوَرَبِّكَ قسم ہے تیرے رب کی محب کو اضافت اپنے محبوب کی طرف پسندیدہ ہوتی ہے جو اہل محبت ہین وہ سمجھتے ہین کہ اس قسم سے کیسی محبوبیت رسول کریم کی ظاہر ہوتی ہے اور قسم کھائی ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کے اعضاے شریف کی یعنے وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ قسم ہے تمہارے چہرہ تاباں کی اور قسم ہے تمہارے بالونکی جب تمہارے چہرہ مبارک کو ڈہانپ لیتے ہین وقت کنگھی کرنیکے موے شریف جو چہرہ پر انوار پر آجاتے تھے وہ ادا بہی اللہ تعالیٰ کو محبوب اور پسندیدہ تھی فرمایا ہے مفسرین نے کہ ضحی سے مراد روے پر انوار ہے اور لیل سے مراد موے مشک تاتار ہے چنانچہ جسقدر قسمین قران شریف مین اللہ تعالیٰ کھاتا ہے سب اپنے محبوب کی محبت و عظمت پر کھاتا ہے راست گوئی صداقت پر کوئی قسم نہین کھاتا ہے

ہے یہہ اسرار فَوَرَبِّكَ قسم مین ناز سب — عاشق و معشوق دونون ہین بہم داب ادب
ناز کرتا ہے محب محبوب پر اپنا عجب — اسلئے ہر جا قسم قرآن مین کہاتا ہے رب
دخل اسجا صدق کا اور کذب کا ہرگاہ نہین — راز یہہ سمجھے وہ کب جو عشق سے آگاہ نہین

آیت سوال - لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ تحقیق کہ پیدا کیا انسانکو ہمنے اچھی تصویر اور ترکیب مین

نیک پیدائش مین حق پیدا کیا انسان کو — کیون کیا مردود پہر اسفل مین اسکی جان کو

سورہ حجر ۱۴
سورہ حجر ۱۴
سورہ ضحیٰ ۳۰
سورہ تین ۳۰

| | | |
|---|---|---|
| جانکر پیدا کیا ہے حق نے اُسکی شان کو | | یا کہ پیدا کر کے جانا خوبی نا شان کو |
| جانکر پیدا کیا تو کس طرح سے ہے رحیم | | کہ کے پیدا اگر وہ جانا تو ہوا کیونکر علیم |

شرح۔ واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ نے انسانکو نیک پیدائش مین پیدا کر کے اسفل مین اسواسطے لایا اور رکھا تاتمام مخلوقِ ارضی و سماوی اسکی احسن صورت اور نیک پیدائش کو ملاحظہ کرے اگر انسانکو پیدا کر کے علو ہی مین رکھتا تو تمام مخلوقِ ارضی اسکی نیک سرشت دیکھنے سے محروم رہتی اور اللہ تعالیٰ کی جمیع کمالات اور صنعت صوری و معنوی مخلوق ارضی پر ہرگاہ انکشاف نہوتی کیونکہ نیچے والی شئی کو نیچے اور اوپر والے دونون دیکھہ سکتے ہین اور اوپر والی شئی کو صرف اوپر ہی والے دیکھہ سکتے ہین پس اسی وجہ سے اسفل مین لایا تا مخلوق ارضی و سماوی اسکو اچھی طرح دیکھے اور صفت اسکی دونون اسم عظیم یعنے رحیم و علیم کی برقرار رہے مخفی نرہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانکو جانکر ہی پیدا کیا ہے اور رحم فرماتا ہے کیونکہ اگر وہ اپنی رحیمی سے انکی رحم مین نطفہ زندہ نکرتا اور مان و باپ کے دلمین محبت و شفقت نہ ڈالتا اور نہ پیدا کرتا تو ہم کیونکر پرورش پاتے اور اگر وہ جانکر نہ پیدا کرتا تو ہم اُسکے علم کو کیونکر جانتے اور کیون فرشتون کے جواب مین قبل پیدائش آدم علیہ السلام کے اِنِّیْ اَعْلَمُ مَالَا تَعْلَمُوْنَ فرماتا پس اس سے خوب ثابت ہے کہ اُسنے ہمکو اور سب کو جانکر ہی پیدا کیا ہے اور رحم فرما رہا ہے پوشیدہ نرہے کہ رحیم صفت مشبہہ کا صیغہ ہے اور یہہ صفت عام ہے صفت عام کل پر دلالت کرتی ہے رحمٰن اسکی ضد ہے یہہ صفت خاص آخرت کے واسطے ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| شان حق انسانکی پیدا کیا ہے جانکر | جز | اور جان اسفل مین رکھی اس سبب مردود کر |
| تا علو و اسفل کی اسکو خلق دیکھے بھر نظر | ۱ | نیز اِنِّیْ اَعْلَمُ کی صاف ہو جائے خبر |
| ہے وہ رب العالمین اسواسطے سے ہے رحیم | | خلق کا ہے علم اسکو اسلئے وہ ہے علیم |

آیت سوال ۲ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی ترجمہ کیا نہین ہون رب تمہارا کہا انہون نے بیشک ہے تو رب ہمارا

| | | |
|---|---|---|
| جب کہا حق نے اَلَسْتُ بولے سب اُسوقت ہان | سوال | اُسمین روح فرعون اور منصور کی تھی بیگمان |
| پھر یہہ کیون دعوی خدائی کا کیا آکر یہان | | انمین اک کافر ہوا اک ہوا کیون مسلمان |

۱۶ سورہ بقرہ
۲ سورہ اعراف

اسجگہ دونو نکا دعوی ہی برابر ای عزیز — یا کہ کم وبیش اسکو خوب سا کیجئے تمیز

شرح۔ چنانچہ صاحب تفسیر احمدی فرماتی ہین کہ بروز میثاق جب اللہ تعالی نی تمام ارواحونکو پیدا کیا یعنے
جملہ ذریات آدم کو انکی پشت سی پیدا کر کے انکی چار صف کیا اور بزبان خاص الست بربکم فرمایا اور
عہد لیا کہ آیا نہین ہون مین پروردگار تمھارا چنانچہ صف اول والون نی زبان ودل سی کہا بلی یعنے
تحقیق تو پروردگار ہی ہمارا جیسا کہ سیدنا علی رض ابن طالب و فاطمۃ رض الزہرہ و حسن رض و حسین رض رضی اللہ
عنہم اور صف ثانی والون نی صرف دل سی کہا زبانسے نہین اسلئے کافر پیدا ہوی اور مسلمان مرے
جیسا کہ ابا بکر و عمر و عثمان وغیرہم اور صف ثالث والون نی صرف زبانسے کہا دلسے نہین اسواسطے مسلمان پیدا
ہوی کافر مری جیسا کہ بلعم بعور اور برجیصا اور سوا انکی اور صف اربع والون نی نہ زبانسے کہا نہ دلسی اسواسطے
کافر پیدا ہوی اور کافر ہی مرے اور دعوی خدائی کا کیا جیسا کہ دجال و فرعون و ہامان و نمرود و شداد
وغیرہم یہہ دعوی انکا باطل تھا پوشیدہ نرہی کہ منصور و فرعون کا دعوی برابر نہین تھا دعوی منصور کا حق تھا
اور دعوی فرعونکا باطل تھا کیونکہ منصور کو دعوی تھا الا اللہ کی اثبات کا اور فرعون کو دعوی تھا لا کی نفی
اثبات کا۔ لا اور الا مین یہہ فرق ہی یعنے الا اللہ مین اثبات حق سبحانہ تعالی کا ہی اور لا مین نفی اپنے
وجود کی ہی منصور آپ کو فنا کر کی الا اللہ کہتا تھا یعنے نہین ہون مین مگر ہی اللہ اور فرعون آپ کو بقا جانکر
حق تعالی کو نفی لا کہتا تھا یعنے نہین ہی اللہ مگر مین ہون اللہ نعوذ باللہ من ذالک۔

جب الست بربکم میثاق مین حق نے کہا — روح نے منصور کی فوراً کہا سنکر بلی
روح فرعون چپ رہی سنکر الست کی صدا — اسلئے فرعون نے دعوی خدائی کا کیا
دعوی فرعون خدا کا لا کی تھا اثبات پے — دعوی منصور حق الا کی تھا اثبات پر
گر کہے کوئی کہ تھا منصور نے کلمہ پڑھا — اسلئے حق نے دیا ہے مرتبہ اسکو بڑا
دین سے فرعون منکر ہو کر موسی سے لڑا — نیل مین اسواسطے حق نے اسے الٹا ڈبا
کونسا غلبہ تھا منصور اور دم فرعون کو — کونسا غلبہ تھا موسی اور نبی ہارون کو

شرح۔ واضح ہو کہ صاحب سوال اس بندہ کو ہمین فقط ایک سبب غلبہ ہی کا دریافت کرنا ہے یعنے

ہارون وموسیٰ علیہ السلام اور منصور کو کونسا غلبہ تھا اور فرعون ملعون کو کونسا غلبہ تھا پوشیدہ نہ رہے کہ
ہارون وموسیٰ علیہ السلام کو اور منصور کو غلبہ عقل کل کا تھا اور فرعون و اُسکے وزیر ہامان کو غلبہ
وہم ناقص کا تھا منصور ازلی مومن تھا اور فرعون ازلی کافر تھا بقول مولف بیت
جو فرعون دعویٰ خدائی نکرتا ؛ خدا بھی جہنم کو پیدا نکرتا ؛ بیت منصور سے ہوسکا عشق خدا جو ضبط نہ
سٹی کر بیتلے نے بھی انا الحق سنا دیا ؛ بیت بول اٹھا منصور انا الحق کیا کرے لاچار تھا ؛ ہر طرف نور خدا کو دیکھکر گھبرا گیا

مثنوی معنوی میں اسطرح سے ہے لکھا ؛ غلبۂ منصور اور فرعون میں یہہ فرق تھا
کہ فنا منصور لا کو کہتا تھا الا بقا ؛ کہ بقا فرعون لا کو کہتا تھا الا فنا
غلبۂ عقل کل تھا موسیٰ و ہارون کو ؛ غلبۂ عقل ناقص و وہم ناقص تھا دم فرعونکو

حدیث سوال ۔ اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ کُلِّ شَیْءٍ مِنْ نُوْرِیْ ترجمہ میں اللہ کے نور سے ہوں کل شی میری نور سے ہے

تم تو کہتے ہو محمد کو کہ ہے نور خدا ؛ کل موجودات ہے نور محمد سے بنا
پھر خطاب کفر اور اسلام کس پر ہے بھلا ؛ اس تمہارے قول سے ہے کون صادق در بجا
نصف عشرت میں محمد نصف کیا جنت کے بیچ ؛ نصف دوزخ میں محمد نصف کیا جنت کے بیچ

شرح ۔ بیت ۔ تو اصل وجود آمدی از نخست ؛ دگر ہر چہ موجود از فروع تست ؛ مخفی نہ رہے کہ نور ذات
مجرد و پاک منزہ ہے استحقاق و الزام کفر و اسلام کا نور پاک پر عائد نہیں آتا نور اصل ہے فروع موجودات ہے اصل و فروع
میں بہت فرق ہے جیسا کہ آب نطفہ کی سفید و خوش ہے اور فروع اسکا عکس ہے اللہ تعالیٰ اُسی عکس کو رنگ
دیتا ہے عکس کا صفتی نام بہشتی و دوزخی ہے اور یہی عکس نفس ہے اسی نفس پر خطاب کفر و اسلام ہے اور اسی نفس کے
واسطے جنت و دوزخ راحت و آرام ہے اللہ تعالیٰ اصل کو علو میں لیجاتا ہے اور عکس کو اسفل میں ڈالتا ہے

اصل ہے نور محمد فروع موجودات ہے ؛ اصل دیگر فروع دیگر کب ہم اک ذات ہے
اصل ذاتی نور ہے اور نفس فرعات ہے ؛ نفس پر ہے کفر اور اسلام کی تہمات ہے
نفس ہی کیواسطے جنت جنان گلزار ہے ؛ نفس ہی کیواسطے دوزخ جہنم نار ہے

آیت سوال ۔ وَمَنْ یُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَیَعْمَلْ صَالِحًا یُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ

۱۱ سورہ طلاق

فِيهَا اَبَدًا ط ترجمہ اور جو شخص کہ ایمان لاوے ساتھ اللہ کے اور عمل کرے نیک داخل ہوگا وہ جنت مین جاری ہین نیچے اُسکے نہرین ہمیشہ رہیگا بیچ اُسکے۔ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ اور واسطے انلوگونکے جو کفر کرتے ہین پروردگار اپنے سے عذاب جہنم ہے اور وہ بری جا ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| حق نے نیکونکے لئے جنت کیا تیار ہے<br>کس جگہہ وہ ہین جہانمین انکا کیا آثار ہے | سوال | فاجرونکے واسطے حق نے بنایا نار ہے<br>وانیہ جانے کا کہو کس روز کا اقرار ہے |
| جنت و دوزخ اگر اخبار مین تحریر ہے | | پھر جہانمین کس لئے فجار پر تعزیر ہے |

شرح۔ پوشیدہ نرہے کہ جہان بمعنی عالم ہے اور آثار بمعنی نشان ہے نشان جنت کا راحت القلوب ہے اور نشان دوزخ کا عذاب القلوب ہے اور اقرار دنیا نیہ جانی کا روز قیامت ہے اور وہ سب آخری جہانمین ہین کسی پر راحت کسی پر تکلیف ہے یہی انکا آثار ہے اور فجار صیغۂ مبالغہ بمعنی بہت بد کام کرنیوالے ہے اگر وہ کلمہ گو ہے تو اُسپر تعزیر ہے کیونکہ بدکار پر حد شرعی ہے اور حد شرعی اسلیئے ہے تا وہ گنہہ سے پاک ہوکر بہشت کا مستحق ہوجائے بخلاف کفار مشرکین کے کہ یہہ ابد الآباد جہنم مین رہنیوالے ہین انپر تعزیر حد شرعی نہین ہے بموجب آیہ شریف بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ترجمہ ایسا نہین ہے جو یہہ کہتے ہین بلکہ جو کوئی برائی کرے یعنے شرک کمر نیگا اور گھیر لئے گناہ اُسکا یعنے گناہ اُس پر غالب ہوجاتے ہین یہانتک کہ وہ کفر پر ہی مرتا ہے پس وہ گروہ مشرکونکا اہل دوزخ اور دوزخ مین رہنے والے ہمیشہ کے ہین اور اُنپر عذاب سخت ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| فاجرون پر یہان خلاف شرع کے اب مار ہے<br>راحت و تکلیف ہے انپر یہی آثار ہے | جواب | کافر و دیندار کا آخر جہان مین دار ہے<br>حشر کے دن وانیہ جانے کا انہین اقرار ہے |
| حد شرع کے سبب فجار پر تعزیر ہے | | حد شرع کی کہان کفار پر تعزیر ہے |

آیت سوال۔ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ترجمہ تمکو لائق ہے دین تمھارا اور مجکو سزاوار ہے دین میرا تم اپنے دین طریق کو چھوڑنیوالے نہین مین اپنے دین طریق کو چھوڑنیوالا نہین تمکو تمھاری دین کی جزا ملیگی بدلا ملیگا خواری و آگ و دوزخ ذلت اور مجکو میرے دین کی جزا ملیگی عزت و رحمت و بہشت

سوال

ذات مطلق نے کہا اکبار پھر انسان کو — بندگی کرتے ہو جسکی تم سدا اُسکی کرو
اپنے اپنے دین اور آئین مین تم خوش رہو — پھر یہہ کیون کہتا ہے مومن کافرونکو مار لو
کیا خدا وقت صلح کفار پر قادر نہ تھا — یا تلون سے کہا اسکے تئین دیجئے بتا

شرح - پوشیدہ نرہے کہ حکم لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْن کا اللہ تعالیٰ نے آیت سیف سے منسوخ کردیا ہے حکم منسوخ ہرگز دلیل نہین ہو سکتا یہہ حکم اُسی وقت تلک تھا جسوقت خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور تھوڑے مسلمان ایمان لائے تھے جب ایمانکی ترقی ہوئی اور مسلمان زیادہ ہوے اوسوقت اللہ تعالیٰ نے تاکیداً کفارون پر حکم ایمان لانے کا فرمایا اور اگلا حکم اُنسے اُٹھالیا جب یہہ ایمان نہین لائے اور اس حکم کو نہین مانا اوسوقت اللہ تعالیٰ نے انکے مار لینے کا اور جہاد کا حکم فرمایا کیونکہ وہ عالم الغیب ہے جانتا تھا کہ یہہ کافر ازلی ہین ہرگاہ ایمان نہین لاوینگے بموجب آیۃ شریف خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِہِمْ وَعَلٰی سَمْعِہِمْ وَعَلٰی اَبْصَارِہِمْ غِشَاوَۃٌ وَلَہُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ترجمہ مہر کر دی اللہ نے دلونپر انکے اور کانونپر انکے اور ڈالدی پردا انکھونپر انکے اور واسطے انکے عذاب سخت اور بڑا ہے دوسرے اللہ تعالیٰ سب وقتونپر قادر ہے اور وقت صلح کفار پر بھی قادر تھا مگر مصلحت کو کام فرماتا تھا بنکر دادگر اور انسے تعلق رحم کا قطع کرتا تھا تا یہہ کسی صورت جنت کے مستحق نہونے پائین ولعنہ۔

رمز

آنچہ برہمن بسیر وذگر بر شتر رفتے چہ غم — مینمر بندے کافران در جنت الماوی علم

جواب ۱۰

جب نبی نے دعوتِ اسلام کی کفار پر — کافر ازلی جو تھے ہرگز نہ آئے دین پر
پس لکم دین کے حکم کو سیف سے منسوخ کر — سیف کے آیات اترے کافرونکے قتل پر
تھا خدا وقتِ صلح کفار پر قادر مگر — مصلحت کو کام فرماتا تھا بنکر دادگر

آیت سوال - اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ ترجمہ تحقیق کہ بیعت کی جن لوگون نے تجھہ سے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس تحقیق کہ بیعت کی انلوگون نے اللہ سے ہاتھ اللہ کا غالب ہے ہاتونپر انکے۔

سوال

چھوڑ بد افعال کو کر نیک عملِ خیالجات — پیر کا دامن پکڑتے ہین کہ پاوینگے نجات

پیر جو جھوٹی گواہی دے حضورِ حاضرات — خود دیگر کے ہاتھ جو دلواوے تو کیسی ہے بات

ترک کیا ایسی مریدی کو حق کے سامنے — جھوٹی دیگر کے گواہی موردِ لعنت ہے

شرح - پوشیدہ نرہی کہ بیعت کرنا ہاتھ پر پیران طریقت عالم باعمل پابند شرع کی عین بیعت کرنا ہاتھ پر اللہ و رسول کی ہی کیونکہ عالم نائب رسول ہین شان عالم کی بزرگ ہی یہہ ہرگز جھوٹی گواہی نہین دیتی انکی دلمین خوف خدا اور رسول ہردم رہتا ہی اور قران و حدیث و فقہ و تفسیر و قصص قران یاد رکھتے ہین اور امر بالمعروف پر مستقل رہتی ہین اور استدلال آیت قرآن و حدیث سی کرتی ہین جیسا کہ اللہ و رسول کا حکم ہی اسکے خلاف ایک سرمو نہین کرتی اللہ تعالی انکی گواہی قبول فرماتا ہی بخلاف فقرائے جہال کی کہ انکو یہہ خبط سمایا ہی کہ پیری مریدی مین علم کا ہونا کچھ ضرور نہین بلکہ علم درویشی کو نقصان ہی اسواسطے شریعت کچھ اور ہی اور طریقت کچھ اور ہی حالانکہ یہہ فہم ان فقیرونکا ناقص ہے چنانچہ صوفیائے قدیم کی کتب و ملفوظات مثل عوارف و قوت القلوب و احیاء العلوم و کیمیای سعادت و فتوحات مکی و فتوح الغیب و غنیۃ الطالبین و مثنوی معنوی مین لکھا ہی کہ علم شریعت شرط ہی بغیر علم طریقت و تصوف کی اور شرط مقدم ہی مشروط پر پس یہہ جہلا نری آنکھونکی اندھی بے علم ہین بقول سعدی ع کہ بے علم نتوان خدا را شناخت جو شخص بے علم ہی وہ ہرگز خدا کو نہین پہچان سکتا اور بیعت لینی والی مین چند شروط کا ہونا ضروریات سی ہی جسمین یہہ شروط نہون تو اسکی ہاتھ پر بیعت کرنا بالکل منع ہی کیونکہ وہ بصورت انسان اور بسیرت شیطان ہے بقول مولانا روم بیت اے بسا ابلیس آدم روی ہست ❊ پس بہر دستی نباید داد دست حرف درویشان بدزود مرد دون ❊ تا بخواند بر سلیمی زان فسون ❊ اے بہت ابلیس آدم شکلی مین ❊ ہاتھ مت دیجیو کسی کی ہاتھ مین ❊ قول صوفی کا چرا کر اہلِ قال ❊ اوس سی پہنچی ہین سلیمونکا خیال بقول فریدالدین عطار صد فسون و مکر دارد در روان ❊ مخلص و صادق نمایند از برون ❊ باطن گار رکھتی ہین دلمین مکر اپنی سو چھپا ❊ ظاہر اپنیکو دکھلاتی ہین صادق اور بجا ❊ بیٹھ کی کہتی ہین یہہ کھاتی نوالی چرب ہین بھینس سی زیادہ ہین موٹی اور ہوئی کذب جین ❊ مگر جسمین یہہ شروط ہون اسکے ہاتھ پر بیعت کرنا سنت ہے اور وہ شروط یہہ ہین جیسا کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنی کتاب قول الجمیل مین ارشاد فرماتی ہین

من یاخذ البیعة امورها علم الکتاب والسنة ولا ارید المرتبة المقصوی بل یکفی من علم الکتاب ان یکون قد ضبط تفسیر المدارک او جلالین او غیرها وعلم السنة ان یکون قد ضبط حق مثل کتاب المصابیح او تحفة الاخیار وعرفه معانیه وشرح غریبه واعراب المشکله وتاویل معضله علی رای الفقهاء ترجمہ بیعت لینے والے مین چند امورات کا ہونا شرط ہے وہ یہہ ہین علم قران اور علم حدیث کا اتنا ہونا چاہئے کہ علم قران مانند تفسیر مدارک یا جلالین کے وہ اسکو محفوظ کر چکا ہو اور کسی عالم سے اسکو تحقیق کر لیا ہو اور اسکی معنی اور ترجمہ لغات مشکلہ اور شان نزول اور اعراب قران و قصص کو خوب جان چکا ہو اور علم حدیث اتنا ہونا کافی ہے کہ وہ حفظ کر چکا ہو اور تحقیق کر چکا ہو بمانند کتاب مشکوٰۃ یا مشارق الانوار اور اسکی معنی اور اسکی شرح غریب یعنے لغت مشکلہ اور ترجمہ اور اعراب اور تاویل مفصل بنا بر رائے فقہائے مین کرے اور بعض جہلا کا ایسا خیال ہے کہ پیر مرشد مین کرامات و خوارق عادات ہونا چاہئے چنانچہ یہہ خیال انکا جہالت پر ہے جیسا کہ مولانا محدث قول الجمیل مین ارشاد فرماتے ہین۔

لا شرط فی ذالک ظهور الکرامات والخوارق ولا شرط الاکتساب لان الاول ثمرة المجاهدات لا شرط الکمال۔ یعنے نہین شرط ہے پیری مریدی مین یہہ کہ ظاہر ہووے کرامات اور خرق عادات اور ترک کسب کا واسطے اسباب کے کہ وہ نتیجہ ہے مجاہدات ریاضت کشی کا نہ شرط کمال کی اور مولانا نے یہہ شرط نہین ارشاد کی ہے کہ کمال ترہب اختیار کرے یعنے عبادت شاقہ کو اپنے اوپر لازم پکڑے اور صوم وصلوٰۃ ترک کرے اور رایت بہر جاگی اور گوشہ گیری اختیار کرنے اور جنگل پہاڑ مین چلا جاوے اور امور تشدد فی الدین اور تشدید علی النفس کرے یہہ حکم ہرگز و ہر آئینہ جائز نہین اگر کوئی شخص ایسا کرے تو جانو وہ شخص سخت جاہل و گمراہ ہے چنانچہ حدیث سے ثابت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سخت پکڑے اپنی جانکو اور سخت پکڑیگا اللہ تعالی اسکو اور فرمایا کہ رہبانیت اسلام مین ہرگز جائز نہین جس نے رہبانیت اختیار کی وہ منکر خدا اور رسول ہوا۔ ابیت عذاب ہوگئی دنیا ہوا جنت مین پڑے ہین شیخ جی اچھے ثواب کے اندر

| | |
|---|---|
| پیر عالم کیونکہ نہو در قید عمل صالحات | وہ نہین مرشد ہو جسکا شیوہ مکروہات |
| جھوٹی کتب عالم گواہی دے حضور حاضرات | ہاتھ عالم کا جو پکڑے پاوے دوزخ سے نجات |

ورثت الانبیا ہے شان عالم کی دلیل — اسلیئے کرتی نہین جھوٹی کبھی وہ قال و قیل

آیت سوال۔ وَاللہُ غَنِیٌّ عَنِ الْعَالَمِیْنَ ۝ ترجمہ اللہ غنی ہے سب عالم سے۔

| | | |
|---|---|---|
| ذات مطلق سب پہ غالب ہے اُسے پروا نہین<br>کارخانے مین کوئی اُسکے دخل پاتا نہین | رد | خیرخواہی دست خالی کی وہ کچھ سنتا نہین<br>پاس خاطر جب کسی بندیکا وہ کرتا نہین |

پیروی پھر کیون بامید شفاعت کیجیے — خاطر یکو چھوڑ کر و عدے پہ محنت کیجیے

شرح۔ پوشیدہ نرہے کہ صاحب سوال جو بندہ مذکور مین لفظ کسی بندیکا لایا ہے یہہ لفظ کل عام خاص بندہ پر دلالت کرتا ہے چنانچہ ان بندون مین تمام انبیا علیہ السلام شریک ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسکے خاص بندہ ہین پس اس لفظ مین اشتباہ واقع ہے یہہ ممکن نہین جو وہ کسی بندہ کی پاس خاطر نکرتا ہو کیونکہ کل جہان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس خاطر سے پیدا ہوا ہے جیسا کہ حدیث قدسی سے ثابت ہے لولاک لما خلقت الافلاک یعنے اے محمد صلعم اگر آپ کو نہ پیدا کرتا تو البتہ نہ پیدا کرتا آسمانکو و زمین کو یہہ قول صاحب سوال کا غلط ہے ثانیاً۔ اُسکے کارخانے مین نبی کو بہت بڑا دخل ہے جب تلک آپ اپنی کل اُمت گناہ گاران کو نہ بخشا لینگے آپ ہرگز جنت مین داخل ہونگے اور آپ قیامت کے دن مالک لواء حمد اور حوض کوثر ہونگے اور دوسری جا آپ فرماتے ہین انا احمد فی العرش واحمد فی السماء ومحمد فی الارض ومحمود فی الثری یعنے مین احمد ہون عرش مین اور احمد ہون آسمانون مین اور محمد ہون زمین مین اور محمود ہون نیچے زمین کے اس حدیث سے آپ کی بہت بڑی عظمت ثابت ہے بلکہ اس حدیث سے ثابت ہے کہ آپ اسکی کل کارخانے کے مالک ہین یہہ کہنا صاحب سوال کا بیجا محمل ہے کہ اُسکے کارخانے مین کسیکو دخل نہین تیسرے اگرچہ وہ خیرخواہی دست خالی کی نہین سنتا تاہم اسکے پاس یہ دست خالی کوئی نہین جاتا کچھ نہ کچھ ضرور لیکے جاتا ہے جو تھے برخلاف صاحب سوال کے وعدہ بطفیل رسول اکرم نبی صلعم یہان سبکو حاضر ہے وعدہ پہ محنت کوئی نہین کرتا آپ رحمت العالمین ہین آپ کے حضور شفاعت کا دروازہ کھلا ہوا ہے آپکو قرآن شریف مین اللہ تعالی نے وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی فرمایا ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| پاس خاطر سے نبی کے ہے جہان سارا ہوا<br>ہے وَلَسَوْفَ نبی کو اُس نے قرآن مین کہا | ایضا | دخل اسکے کارخانے مین نبی کو ہے بڑا<br>دست خالی پاس اسکے ہے کہان کوئی گیا |

حاضری وعدہ رسول اللہ شفاعت سے بیان ۔۔۔ پیروی پھر کیون نہ حضرت کی کرین اب ہر زمان

**سوال**

ایک عبد اللہ کا بیٹا بس محمدؐ ہے رسول ۔۔۔ دوسرے انفاس سے کسکو کیا حق نے نزول

کون انمین فروع ہے کون انمین ہے اصول ۔۔۔ حق تعالیٰ کو رسالت انمین کسکی ہے قبول

جب تلک ہے تاب کہنیکی تمھین ہرت حیپ رہو ۔۔۔ کس نبیؐ کا دین رکھتے ہو مسلمانون کہو

شرح - واضح ہو کہ صاحب سوال نے اس بند مین تجاہل عارفانہ کیا ہے اور معنی تجاہل عارفانہ کی یہ ہین کہ اپنے کسی بات کو جانکر اس سے انجان ہو جانا پس مصرعۂ اول مین جو لفظ بس کا لایا ہے اسمین کوئی کلام اشتباہ نہین یعنے یہ بعض کی لفظ کافی دلیل رسالت ہے اور دوسرے انفاس سے نزول آل رسول ہین اور اصول محمد صلعم ہین اور فروع آل پاک رضی اللہ عنہم اجمعین ہین حق تعالیٰ کو رسالت محمدؐ صلعم کی قبول ہے اور ولایت آل رسول کی اصول رسالت ہے فروع ولایت ہے اور دین جمیع مومنین و مومنات و مسلمین و مسلمات اوسی نبیؐ کا رکھتے ہین جو اصل اصول ہے اسمین ایک رمز ہے مناسب ہے کسی مرشد سے پوچھ لین -

**جواب**

لفظ بس علاوہ کافی رسالت پر ہے شایان رسول ۔۔۔ دوسرے انفاس سے آل محمدؐ ہے نزول

فروع آل پاک ہین اور محمدؐ ہے اصول ۔۔۔ حق تعالیٰ کو رسالت ہے محمدؐ کی قبول

پیروی آل محمدؐ دین احمدؐ رکھتے ہین ۔۔۔ ہم رسالت اور ولایت دونون بر حق کہتے ہین

ابیات سوال - لا الٰہ الا اللہ نہین ہے کوئی معبود عبادت کے لائق مگر اللہ -

**سوال**

کون لا مین ہے نفی الا مین کون اثبات ہے ۔۔۔ علت و معلول تو دونون ہم اک ذات ہے

ایک غائب ایک ظاہر جس طرح دن رات ہے ۔۔۔ اسبات کو اثبات کر گر تجھ مین کچھ اثبات ہے

عکس کو کہیے نفی تو شخص ہے ہوتا نفی ۔۔۔ عکس تو بالفعل ہے اور شخص بالقوہ نفی

شرح - تحقیق یہ ہے کہ لا مین نفی فنا فی اللہ کی ہے اور الا مین اثبات بقا باللہ کی ہے فنا فی اللہ وہ نفی ہے کہ سالک تجلی جبروتی مین اپنی واجب الوجود کو نفی کر دیتا ہے اور بقا باللہ اسکو کہتے ہین جو سالک سوائے مشہود حق کے غیر کی طرف نظر نہین کرتا مشہود جا شہود کو کہتے ہین چنانچہ جب سالک فنا فی اللہ سے بقا باللہ مین آتا ہے تو پس سے معلول اٹھ جاتی ہے اور علت و معلول دو ہین ایک ذات نہین ہے علت یعنی سبب

اور معلول یعنی مسبب اسکے دو طریق ہین سبب مسبب مین داخل ہو بھی سکتا ہے اور داخل نہین بھی ہو سکتا ہے اگر داخل ہے تو اسکو شخص بالقوت و بالفعل کہینگے اور اگر نہین داخل ہے تو اس صورت مین اسکو موجد کہینگے جیسا کہ فعل کو فاعل کا ہونا ضرور ہے فاعل مختار کل ہے چاہے فعل کرے چاہے فعل نکرے جیسے سبب مسبب سے خارج ہوکر سبب کا موجد بنا ویسا ہی جب بمقام جبروت مین معلول نفی ہوا تو علت باقی رہی جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا کہ علت و معلول ایک ذات نہین بلکہ دو ذات ہین اسیطرح دان و رات ظاہر و غائب بھی دو ہین مگر اصلیت مین ایک ذات ہین بنسبت فروع و اصول بضد کے دو ذات ہین ویسا ہی عکس و شخص کی مثال ہے عکس بندہ ہے شخص ذات باری ہے شخص فاعل ہے عکس اوسکا فعل ہے لیکن اس مین ایک نکتہ ہے اور وہ نکتہ یعنی نہایت دقیق ہے سوائے مرشد کے دوسرا نہین بتا سکتا مجھے لکھنے کی اجازت نہین ملی تاہم اتنا اشارہ کیئے دیتا ہون جسکو العلم نقطۃ کا علم ہوگا وہ سمجھیگا جب کسی اسم سے فعل صادر نہین ہوتا تو اسکو فاعل نہین کہتے ہین بیت۔ نقطۂ عشق دل گوشہ نشینان خون کرد
ہمچو آن خال کہ بر عارض جانانہ زدند۔

دوہا

اولاً لا مین نفی مظہر فنا فی اللہ ہے ۔ ثانیاً اثبات الّا مین بقا باللہ ہے
علت و معلول مین دو فرق سدّ راہ ہے ۔ بدر کی شب نور کا دن بر عکس خلوت گاہ ہے
ذات اللہ شخص ہے اور فعل اسکا عکس ہے ۔ عکس کو کرتے نفی ہوتا نفی کب شخص ہے

حدیث۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد الرسول اللہ۔ ترجمہ گواہی دیتا ہون مین نہین ہے کوئی معبود عبادت کے لائق مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون مین تحقیق کہ محمدؐ اللہ کے بھیجے ہوئے ہین۔

سوال

اشہد ان لا الہ ہے محمدؐ نے کہا ۔ اشہد ان محمد کون کہتا ہے سوا
احدیت کی دی گواہی ہے محمدؐ نے بجا ۔ دی نبوت کی گواہی کون دو اسکو بتا
گر کہو دونون شہادت کی محمدؐ نے ادا ۔ کس جگہہ اپنی گواہی آپ دینا ہے روا

شرح۔ پوشیدہ نہ رہے کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے اور وہ اشہد ان محمد الرسول اللہ کا جواب تمام مقربان ملائک نے دیا ہے جیسا کہ رسول اللہ نے اپنی امت کو

و اشهد ان محمد عبده و رسوله کی ماتحت مین تعلیم فرمایا ہے فقالت الملائکۃ المقربون اشهد ان محمد عبده و رسوله چنانچہ صاحب سوال کا یہہ تجاہل ہے محمدؐ نے آپ سے دو شہادت ہرگز نہین ادا کین ہا

| | | |
|---|---|---|
| ہے لکھی حصن الحصین مین یہہ حدیث مصطفا<br>اشهد ان لا اله جب محمدؐ نے کہا | نظم | دی بنبوت کی گواہی ہے ملائک نے بجا<br>اشهد ان محمدؐ پس ملائک سب نے کہا |
| آپ سے کب دو شہادت کی محمدؐ نے ادا | | آپ اپنی کب گواہی دی محمدؐ نے بہلا |
| حکم ہے سجدہ کرے اللہ کو اس جا بشر<br>اسمین نے سجدہ مین بسر کی فی زمانہ اک عمر | ایضاً | جس جگہہ سجدہ سے شیطان کا رہا ہو بار سر<br>اسکے سجدے سے زمین خالی نہین ہے بال بہر |
| کون جا خالی ہے اب کس جا مصلا کیجئے | | کس جگہہ سجدہ کرے انسان فتوی دیجئے |

شرح منقول ہے کہ جب اللہ تعالی نے شیطان علیہ اللعن کو جہنم مین پیدا کیا تو اسنے خدائے عز و جل کو دو ہزار سال تک سجدہ و عبادت کیا پہر وہانسے ساتوین طبقۂ زمین پر آیا وہان بھی خدا تعالی کو ہزار سال سجدہ کیا پہر وہانسے چہٹے پانچوین چوتھے و تیسرے و دوسرے طبقہ پر بتدریج ہزار ہزار سال عبادت و سجدہ کرتا ہوا طبقۂ اول زمین دنیا پر آیا ہنوز عبادت عز و جل کی سجدہ مین سر نہ جھکایا تھا کہ اللہ تعالی نے اسکو دو باز و زبرجد سبز کے عنایت کیئے پس وہان سے آسمان اول پر اڑ کر چلا گیا چنانچہ اس عبارت کے مضمون سے ثابت ہوتا ہے کہ شیطان اس طبقۂ اول پر عبادت نہین کرنے پایا طبقۂ اول خدائے تعالی نے اپنے خلیفہ آدم علیہ السلام اور اپنے حبیب برگزیدہ محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم اور انکی امت کی واسطے سجدۂ شیطان سے محفوظ و پاک رکھا اسمین کوئی کلام نہین بلکہ کلام اوسوقت پر تھا کہ اگر اللہ تعالی اپنے خلیفہ آدم علیہ السلام کو طبقۂ اول پر نہ اوتارتا اور اپنے حبیب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ بھیجتا اور انکی امت کو نہ پیدا کرتا اور شیطان کو آدمی کے ساتھ ہی دو باز و زبرجد سبز کے عنایت نہ کرتا تو بیشک شیطان طبقۂ اول پر بھی خدا تعالی کو ہزار سال عبادت و سجدہ کرتا پہر یقین تھا کہ یہہ طبقہ بھی نا پاک ہو جاتا اب اسمین کچہہ شک نہین ہے کہ یہہ طبقۂ شیطان کی سجدہ سے پاک ہے عام کو فتوی ہے اس طبقہ پر مصلی بچھاوین اور سجدہ کرین اور نزدیک اہل تصوف کے پیدا ہونا شیطان کے سجدہ سے پاک ہے مناسب ہے اسجا کو کسی مرشد کامل سے دریافت کر لین اور پوچھین کہ

نکتہ [illegible] ہوکر ابھی [illegible] کی جاتی ہے کہ شیطان علیہ اللعن جسوقت اللہ تعالی کی عبادت کرتا تھا پاک تھا [illegible] زمین اُسکے سجدے سے ناپاک کیونکر ہوئی البتہ ناپاک اوسوقت [illegible] تھے کہ اگر وہ بعد راندۂ درگاہ ہونے کے عبادت و سجدہ کرتا

دست ید اللہ کسکو کہتے ہین مجھے اسکی لکھنے کی اجازت نہین ملی - بیت

پکڑ کر یا اللہ دست صنم کو ۔ دلا ساتھ جلوہ تو اس من موھن کو

**جواب**

جب ہوا پیدا جہنم مین وہ شیطان ضلال ۔ چھون طبقے پر عبادت کی بہم چہہ الف سال

طبقۂ اول پہ آیا جب بتدریج کمال ۔ آسمان پر اڑ گیا دو پر ملے از ذوالجلال

طبقۂ اول خدا نے بہر امت مصطفا ۔ سجدۂ شیطان سے فتوی لیجیے رکھا صفا

**سوال**

کچھ خبر رکھتے ہو اپنی ہستی مرحوم سے ۔ علم سے ظاہر ہوے یا کہ ہوی معلوم سے

کس طرح ہستی مین آئے عرصۂ معدوم سے ۔ آگاہی اگلی ہے کچھ ترکیب اور منظوم سے

کئی قسم کے ہین وجود اور کسی کہتے وجود ۔ کسکی ہستی مین ہی قائم کسکی انمین ہے نمود

شرح - پوشیدہ نہ ہی کہ اپنی ہستی مرحوم سی یہ خبر رکھتے ہین یعنے ہم معلوم سی ظاہر ہوے علم سے نہین کیونکہ علم تابع ہی معلوم کا اور عرصۂ معدوم سے ہستی سے اس طرح آئے پہلے روح کی پرتو سے اقلیم جماد مین آئے بعد اقلیم جماد سے اقلیم نبات مین آئے پھر اقلیم نبات سی اقلیم حیوان مین آئے بعد ازان اقلیم حیوان سے صورت انسان مین آئے یہی آگاہی ترکیب و منظوم سی ہی اور اسی کو ترکیب و منظوم کہتے ہین اور وجود پانچ قسم کی ہین اور وجود موجود کو کہتے ہین اور وہ پانچ قسم وجود یہ ہین یعنے پہلا ممتنع الوجود دوسرا وحدت الوجود تیسرا عارف الوجود چوتھا ممکن الوجود پانچوان واجب الوجود اور قائم ہستی وحدت الوجود مین ہی اور نمود واجب الوجود مین ہے یہ اسرار مرشد طلب ہے -

**جواب**

عرصۂ معدوم سے یون ہستی بستان مین ۔ ظاہر ہو معلوم سے آئے جمادی شان مین

پھر نبات حیوان بنکر صورت انسان مین ۔ آئے اگلی ہے یہی ترکیب خود پہچان مین

پنج قسم کی ہین وجود موجود کو کہتے وجود ۔ ہی وجود عارف مین ہستی ہی نمود واجب وجود

**سوال**

کسکے گھر سے ہے فقیری ہے فقر کا کون پیر ۔ دلق اور زنبیل کس نی کسکو بخشا ہے فقیر

کیون پٹڑی رومال بخشا کیون پہنایا خرقہ چیر ۔ کیون دیا کچکول کیون تسمہ بندھا ہی دستگیر

کیا چھڑایا تجھ سے تیرا کیا کرایا اختیار ۔ کونسے اسرار مین تجھکو کیا معرور یار

شرح۔ واضح ہو کہ اول پیر فقر کے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہین جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے الفقر و فخری والفقر و منی اور فقیری رائج حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے گھر سے ہے حضرت نے دلق اور زنبیل حضرت علیؑ کو بخشی ہے اور چھڑی رومال اسواسطے دیا تا صبر اختیار کرین اور خرقہ واسطے طہارت کے پہنایا اور کچکول واسطے توکل کے دیا اور تسمہ اسواسطے بندھایا تا کہ ہر وقت نفس کی مخالفت مین رہین اور غفلت دنیا چھڑا کر فقیری اختیار کرایا اور عشق کے اسرار مین مسرور رکھا۔

| | | |
|---|---|---|
| ہے فقیری گھر علیؑ سے پیر ہے فقر رسول | جواب | دلق اور زنبیل علیؑ کو بخشے وہ شاہِ رسول |
| اور چھڑی رومال بہرِ صبر بخشا کر قبول | | خرقہ طاہر پہنایا بہر پاکی اصول |
| تسمہ اور کچکول بخشا باز نفس فسق سے | | غفلتِ دنیا چھڑا مسرور رکھا عشق مین |
| روح کئے ہین نفس کئے ہین کئے وجود کئے ہین دل | سوال | کئے عناصر کئے منازل راہ کئے ہین کئے محل |
| حال کئے ہین نظر کئے ہین کئے مقام و کئے محل | | کئے تعین کئے ہین تن ارشاد کئے و بھول و پہل |
| کئے شہادت کئے مثال کئے ہین عالم کئے مکان | | کئے موکل کئے ہین خطرے کئے ہین درجے کہہ بیان |

شرح۔ واضح ہو کہ صاحبِ سوال نے اس بند ہذا مین فقط اسم مسمّٰی کا شمار دریافت کیا ہے مسمّٰی کی تفصیل نہین دریافت کی ہے اگر مسمّٰی کی تفصیل دریافت کرتا تو لکھی جاتی ہماری ہم مذہب اہل سنت والجماعت پابند شریعت و طریقت یعنے رسالہ ہذا کے ملاحظہ کرنے والے معاف فرمائین ہین اس امر مین مجبور ہون کیونکہ مجھے اس سے زیادہ لکھنی کی اجازت نہین یہہ تمام اسرار مرشد طلب ہین تاہم مجھے اتنا کہنا مناسب ہے یعنے صاحب سوال نے جیسا سوال کیا ہے ویسا جواب دیا گیا ہے اسواسطے ایک شعر شمس تبریز رحمۃ اللہ کا لکھتا ہون اس سے اپنے دلکو تسکین بخشین اور باقی اسرار غوامض کو ایسا ہی کم و بیش سمجھ لین۔ بیت

مقام روح از من حیرت آمد ٭ نشان از وے بگفتن غیرت آمد ٭ پوشیدہ نرہے کہ ایک دل و دو تعین کے سوا مسمّٰی روح و نفس و وجود و عناصر و منازل و راہ و محل و حال و نظر و مقام و تن و بھول و پہل و شہادت و مثال و عالم و موکل و مکان و خطرے و درجے سب شمار مین پانچ پانچ ہین اسمین کچھ شک نہین۔

**جواب**

روح پنج و نفس پنج و پنج وجود و ایک دل — پنج عناصر پنج منزل راہ پنج و پنج محل
حالِ پنج و نظر پنج و پنج مقام و پنج محل — دو تعین پانچ تن ارشاد پنج نقول و نہیل
پنج شہادت پنج مثال پنج عالم پنج مکان — پنج موکل پنج خطر ہی پنج درجے ہین عیان

**سوال**

کس جگہہ تن مین ہی ہستی کس جگہہ پر ہی اُجاڑ — کس جگہہ میدان دریا کس جگہہ جنگل پہاڑ
کس جگہہ جنت جہنم کس جگہہ طوبا کا جھاڑ — آب کوثر کس جگہہ ہی کس جگہہ ہی آب سار
کسجگہہ ظلمات ہی کسجا یہ ہی آب حیات — عرش و کرسی کسجگہہ ہی کس جگہہ خالق کی ذات

شرح - پوشیدہ نرہی کہ تن مین ہستی ناف ہی اور معدہ اجاڑ ہی اور چشم میدان ہی و دل دریا ہی اور بال جنگل ہی استخوان پہاڑ ہی روح جنت ہی نفس امارہ دوزخ ہی ذکر طوبا کا جھاڑ ہی زبان کی نیچے حوض کوثر ہے چشم مین آب سار ہی مغز مین ظلمات ہی صلب مین آب حیات ہی قلب منیب عرش ہی فہم کرسی ہی شہ رگ مین ذات خالق ہی اور صوفیای کرام کی نزدیک طوبا کا جھاڑ اور کرسی اوصفات خالق کے باطنا دوسرے معنی ہین یہان ظاہرا معنی لکھے گئے ہین۔

**جواب**

ناف ہستی تن کی اندر معدہ ہی جا لو اُجاڑ — چشم میدان دل ہی دریا بال بن ہڈی پہاڑ
روح جنت نفس دوزخ ذکر ہی بس طوبا کا جھاڑ — ہے زبان کے نیچے کوثر چشم مین ہی آب سار
مغز مین ظلمات ہی اور صلب مین آب حیات — قلب عرش و فہم کرسی شاہ رگ مین حق کی ذات

**سوال**

پوچھتا ہون تمسے مین آئے کہان سے تم میان — کس ارادے پہ چلے ہو جاؤگے آگے کہان
کون ہی رہبر تمہارا ساتھہ کس کی ہو روان — کیا لیئے ہو ساتھہ مین تم راہ کا توشہ بیان
کئی منازل چھوڑ آئے آگے اب کئی ہین نزول — جا پہونچنے سے وہان ہوگا تمہین کیا کیا حصول

شرح - پوشیدہ نرہی کہ احد نگر سے آئے ہین تلاش معشوق مین چلے ہین آگے اب احمد نگر کو جاینگے عشق ہمارا رہبر ہی دم کی ساتھہ روان ہین توشہ نیک و بد کا ساتھہ لیا ہی چار منازل آگے چھوڑ کر آئے ہین باقی اب چار نزول ہین وہان پہونچنے سے دیدار خدا حصول ہوگا۔

**جواب**

آئے ہین شہر احد سے مبتلا غم یار مین — آگے اب احمد نگر کے سمت جائینگے دربار مین

**سوال**

عشق رہبر ہے رواں ہین ساتھ دم کے تار ہین — توشۂ نیک و بد ہے ساتھ راہِ زار ہین

چار منزل چھوڑ آئے چار آگے ہین نزول — جا پہونچنے سے وہان دیدارِ حق ہوگا حصول

حال کو جو سجدہ کرتے ہو تمہین کس نے کہا — اپنے سجدہ کے لیئے تمکو تو فرمایا خدا

حق سوا مخلوق کو ہرگز نہیں سجدہ روا — خیال مین سمجھا ہے تمنے کون انداز ہے را

پاے اسرار کو گر تمتو سجدہ ہے روا — ورنہ آخر کو تمہارے واسطے پھر ہے خطا

شرح - مخفی نہ ہے کہ اس بند مین جو لفظ حال کے ملفوظ و مکتوب تحریر و تسطیر ہے اسکے دو معنی ہین لغوی معنی زمانہ موجودہ کے ہین اور دوسرے معنی اصطلاحی وجد و رقص کے ہین اور عربی مین تشدید لام بمعنی نیچے آئے والے کے ہین چنانچہ ان دونون میں سے کسی بھی لفظ حال سے مطلب و معنی مین مہمل ہے زمانہ موجودہ اور وجد کو کوئی سجدہ نہین کرتا مگر فی زمانہ نزدیک فقیرونکے لفظ حال بمعنی مرشد کے استعمال کرتے ہین اور مرشد کو کہتے ہین - اور جو کہ مرشد کو سجدہ کرتے ہین تو اس سجدہ کا نام سجدۂ تحیت ہے یہ فقیرونکی اصطلاح ہے اسمین یہی اسرار ہے کہ مرشد کو جھککر سلام کرتے ہین اور قدم بوسی بجالاتے ہین کیونکہ تحیت کے اصلی معنی سلام کے ہین اور جھککر سلام کرنا داخلِ ادب ہے اسمین کوئی کلام نہین قدم بوسی مرشد کی اور والدین کی جائز ہے -

**جواب**

مرشدونکی ہے قدم بوسی مریدونکو روا — اسلیئے سجدہ تحیت کا وہ کرتے ہین ادا

اصطلاح مین کہتے ہین سجدہ تحیت کا بجا — معنی ہین لیکن قدم بوسی کی ہے جائز روا

ہے یہی اسرار اسمین اس لیئے حق کے سوا — سجدہ کب مخلوق کا مخلوق کو جائز ہوا

**سوال**

جو محمد سے ہے منکر اسپہ لعنت سو ہزار — بر عدوے آل اطہر اور اصحابِ کبار

پیرو ہی مین ہین ولی اللہ جتنے جان نثار — جو کوئی منکر ہے انسے اوسپہ لعنت بار بار

یا الٰہی جو کوئی آگے ہین تیرے سرخرو — واسطے انکے تو اسراری کی رکھہ لے آبرو

یا الٰہی از طفیلِ سیدِ شاہِ زمن — پنجتن کے واسطے مقبول کر لے یہ سخن

پیر طریقت سید حسین القادری کا مدح زن — رکھہ جہان مین مثلِ قمری کے عطا فکرِ دہن

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| | عشق دے اپنا یہی ہے آرزو اس پیار کی | | کر عطا الفت نبی کی آل پاک اطہار کی | |

سوال دوم در نثر ۔ واضح ہو کہ اس سوال و مثال کا جواب باصواب حضرت قبلہ حقیقی کعبۂ تحقیقی مرشدی و مولائی جناب مولانا مولوی شاہ سید حسین صاحب قادری مدظلہ العالی نے بہت حسن و خوبی سے ارشاد فرمایا ہے بفضل خدا یقین ہے کہ جو صاحب اس سوال کے جواب کو بچشم غور کامل طور سے ملاحظہ فرمائینگے بہت سے فائدے و حظ اٹھائینگے بلکہ چند رموزات سے آگاہ ہو جائینگے چونکہ یہہ رسالہ یادگار زمانہ چھپنے والا تھا اسواسطے یہ سوال مع جواب حضرت ممدوح کا ساتھ ترجمہ اردو کے کہ جسکو عام و خاص سمجھ سکیں رسالہ میں درج کیا تا مرشد کی ہر وقت یادگاری رہے اور رسالہ کی عزت بڑھے ۔

| |
|---|
| سوال ۔ کہ کرد ۔ از کہ کرد ۔ چہ کرد ۔ چرا کرد ۔ جواب ذات کرد ۔ از عشق کرد ۔ حسن را کرد ۔ برائے ظہور خود |
| سوال کون کیا کس سے کیا کیا کیا کسواسطے کیا جواب ذات نے کیا عشق سے کیا حسن کو کیا واسطے ظہور اپنے کے |
| سوال ۔ تعین چند قسم است ۔ وجود حق سبحانہ تعالی با تعین است یا بلا تعین ۔ تعین کرا میگویند |
| سوال تعین کئی قسم ہے وجود خدائے پاک کا ساتھ تعین کے ہے یا بلا تعین کے تعین کسکو کہتے ہین |
| جواب ۔ تعین دو قسم است ۔ یکی حقیقت محمدی ۔ دیگر حقیقت انسانی ۔ وجود حق سبحانہ تعالی ۔ بلا تعین است |
| جواب تعین دو قسم ہے ایک حقیقت محمدی دوسر حقیقت انسانی وجود خدائے تعالی کا بلا تعین ہے |
| نہ با تعین مگر بمقابلۂ اسمائے او تعالی با تعین است نکہ ذات و تعین آنست کہ ثابت میشود ۔ بمقابلۂ اسمائے او تعالی |
| نہ ساتھ تعین کے ہے مگر بمقابلہ مین تمام اسمونکے ساتھ تعین کے ہے ذات کے نہین اور تعین وہ ہے کہ ثابت ہوتی ہے نسبت بمقابلہ مین تمام اسم اللہ تعالی |
| سوال ۔ احدیت ۔ وحدت ۔ وحدیت ۔ واحدیت ۔ کرا میگویند ۔ جواب احدیت اسم گنج مخفی و بی نشان است |
| سوال احدیت وحدت وحدیت واحدیت کسکو کہتے ہین جواب احدیت نام خزانۂ پوشیدہ اور بے نشان کا ہے |
| مقام لاہوت را میگویند ۔ وحدت صورت معدومیت ذات است ۔ مقام جبروت را میگویند ۔ |
| مقام لاہوت کو کہتے ہین وحدت صورت معدومیت ذات کی ہے ۔ مقام جبروت کو کہتے ہین |

وحدیت ذات مطلقہ خود را و عالم را باجمال مییابد مقام ملکوت را میگویند۔ واحدیت ذات موصوف

وحدیت ذات مطلقہ اپنے کو اور عالم کو ساتھ اجمال کے پایا اس مقام کو ملکوت کہتے ہیں واحدیت ذات صفت کی ہوئی

خود را و عالم را بتفصیل مییابد مقام ناسوت را میگویند۔ سوال۔ جہت کرا میگویند حق سبحانہ تعالیٰ

خود کو اور عالم کو ساتھ تفصیل کے پایا تو اس مقام کو ناسوت کہتے ہیں ″ جہت کسکو کہتے ہیں حق سبحانہ تعالےٰ

باجہت است یا بلا جہت است۔ جواب۔ جہت مرادف طرف است حق سبحانہ تعالےٰ

ساتھ جہت کے ہے یا بلا جہت کے ہے ″ جہت مرادف طرف کا ہے اللہ تعالےٰ

شش جہت است و شش جہت اینست مشارق و مغرب و جنوب و شمال و تحت و فوق

چھ طرف ہے اور وہ چھ طرف یہ ہیں کہ پورب اور پچھم اور اتر اور دکن اور اوپر اور نیچے

سوال۔ کہ لا رب و لا عبد آن کدام مقام است جواب این مقام باہوت است و ہاہوت

″ جہاں نہیں ہے اللہ اور نہیں ہے بندہ وہ کونسا مقام ہے ″ یہ مقام باہوت کا ہے اور ہاہوت

مقام ہویت را میگویند۔ سوال مجمع البحرین۔ و جمع الجمع۔ و ذو العین۔ و شواہد الحق۔ و ذو العقل کرا میگویند

مقام ہویت کو کہتے ہیں ″ مجمع البحرین اور جمع الجمع اور ذو العین اور شواہد الحق اور ذو العقل کسکو کہتے ہیں

جواب۔ مجمع البحرین آنست کہ دو دریا در یک جا آمیختن را میگویند و آن دو دریا اینست یکے جمال دوم

″ مجمع البحرین وہ ہے کہ دو دریا ایک جگہ ملنے کو کہتے ہیں اور وہ دو دریا یہ ہیں ایک جمال دوسرا

جلال و جمع الجمع آنست کہ دیدن حق را بحق و خلق را بخلق و دیدن حق را بخلق و خلق را بحق

جلال اور جمع الجمع وہ ہے کہ دیکھنا حق کو ساتھ حق کے اور خلق کو ساتھ خلق کے اور دیکھنا حق کو ساتھ خلق کے اور خلق کو ساتھ حق کے

و ذو العین آنست کہ حق را ظاہر کند و خلق را باطن یابد۔ و شواہد الحق آنست کہ مشاہدہ کردن

اور ذو العین وہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ظاہر کرے اور خلق کو باطن پاوے اور شواہد الحق وہ ہے کہ مشاہدہ کرنا

حقیقت عالم را بحق۔ و ذو العقل نفس ناطقہ عارف را میگویند۔ رموز الکلام

حقیقت عالم کو ساتھ حق کے ″ اور ذو العقل نفس ناطقہ اور عارف کو کہتے ہیں۔

رمز۔ ہر کہ اسلام نیست کافر است تا کہ کافر نشود اسلام نگردد۔ شرح رمز۔ ہر کہ از ذکر حق۔

″ جس شخص کو اسلام نہیں کافر ہے جب تک کہ کافر نہو گا اسلام نہو گا ″ جو شخص کہ ذکر خدا سے

غافل است کافر است نزد اهلِ باطن بمصداق این بیت - هر آن کو غافل از حق یک زمان است
غافل ہے کافر ہے نزدیک باطنونکے بمصداق اس بیت کے جو شخص کہ خدا سے ایک لحظ غافل ہے
دران دم کافر است اما نهان است و نزد اهل ظاهر - اسلام است - تا که کافر نشود -
او سیوقت ہوجاتا ہے کافر لیکن پوشیدہ اور نزدیک اہل ظاہر کے وہ مسلمان ہے جب تک کہ کافر نہوگا -
اسلام نگردد این جا کافر آن را میگویند که در اوائل کسبها نفس پرستی و مرشد پرستی اختیار میکند
اسلام نہوگا اس جا کافر اس شخص کو کہتے ہین کہ شروع کسب کے نفس پرستی اور مرشد پرستی اختیار کرتا ہے
و اهلِ ظاهر کافر خوانند و اهل باطن مسلمان میگویند - رمز - هر که غافل است کافر است
اور اهلِ ظاہر اسکو کافر کہتے ہین اور اهل باطن اسکو مسلمان کہتے ہین ״ جو شخص کہ غافل ہے کافر ہے
تا که غافل نشود مومن حقیقی نگردد شرح رمز - هر که اهلِ دنیا است غافل و کافر است بمصداق این
جبتک کہ غافل نہوگا مومن حقیقی نہوگا ״ جو شخص کہ دنیا پرست ہے غافل اور کافر ہے بمصداق اس
بیت - اهل دنیا کافران مطلق اند - روز و شب در زق زق و در بق بق اند - تا که غافل نشود
بیت کی جو شخص کہ دنیا پرست ہے کافر مطلق ہے - رات اور دن زق زق اور بق بق مین ہے - جبتک کہ غافل نہوگا
مومن حقیقی نگردد این جا مراد از غافل آن است که سالک از دنیا و عقبی فراموش میکند و از یاد حق
مومن حقیقی نہوگا اس جا مراد غافل سے وہ ہے کہ سالک دنیا اور عقبی سے فراموش ہوتا ہے اور یاد خدا سے
بمقام لاهوت میرسد - رمز - مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ لَا يَقُولُ اللّٰهَ مَنْ يَقُولُ اللّٰهَ مَا عَرَفَ اللّٰهَ
مقام لاہوت مین پہونچتا ہے ״ جس نے پہچانا اللہ کو نہین کہتا ہے اللہ اور جسنے کہا اللہ کو اللہ نہین پہچانا اسنے اللہ کو
هر که خدا را خدا گوید او از خدا جدا شود تا که جدا نشود بخدا نرسد - شرح رمز - هر که بمقام ناسوت است
جو شخص کہ خدا کو خدا کہے وہ خدا سے جدا ہے جبتک کہ جدا نہووے خدا تک نہونچے ״ جو شخص کہ مقام ناسوت مین ہے
خدا را خدا گوید و جدائی از خدا عالم ناسوت است - تا که جدا نشود بخدا نرسد - این جا جدائی
خدا کو خدا کہتا ہے اور جدائی خدا سے عالم ناسوت مین ہے جبتک کہ جدا نہووے خدا تک نہونچے اس جا جدائی
عبودیت را ثابت کرد نسبت - بیت من صاحب جنونم ؛ شتر غست بند پائم -
عبودیت کو ثابت کرتا ہے -

گر بند پا بنا شند لا تنظر و بجائم ۔ فقط

## سوال

لا اله الا الله محمد الرسول الله

بعد حمد و نعت ذکر کرتا ہون اک نادر سوال — دی جواب اسکا اگر ہی عارف صاحب کمال
ذات کی کیا ہی حقیقت بول پہلے یہ مقال — اور اسکا رنگ کیسا جسم کیسا ہی جمال
کلمۂ توحید کو کیئے ہین لطیفے کیئے مقام — اور انکی صفت کیا ہی اور کیا ہی انکا نام
کلمۂ توحید کے کیئے جسم عالم ہین عیان — کلمۂ توحید کے کیئے مرتبے ہین کر بیان
کلمۂ توحید کے کتنے ہین درجے دی نشان — کلمۂ توحید کی کتنی سمجھ ہین بیگمان
کلمۂ توحید کی جو صورتو نکا نام کیا — کر بیان نام و نشان ایسا ہی تو ہر ایک کا
کلمۂ توحید کی منزل ہین کیئے تبلا تمام — کلمۂ توحید کے درشن ہین کتنے اور نام
کلمۂ توحید کی کل کا ہے کس طرح قیام — کلمۂ کی کل کی ہین معنی کیا تبا ایک نام
برزخ کبرا کی کتنی ہین نشان و اعتبار — برزخ صغرا کی کتنی ہین نشان و اعتبار
کلمۂ توحید اپنے تن مین ہے کس جا تبا — کونسی صورت ہی کہتا نام اوس صورت کا کیا
بعد مرنے کے رہیگا کونسی صورت مین جا — نام اوس صورت کا ہووےگا تبا کیا دوسرا
جب زمین و آسمان کچھ بھی نہین موجود تھا — کلمۂ توحید تبلا بود یا نابود تھا
بھید کلمے کے یہ جب تک کوئی ستار ہی پائیگا — سالک و عارف نہ ہرگز وہ کبھی کہلائیگا
جب یہ بات نہ اوس جہان مین بعد مرن جائیگا — دیکھنا پچھتائیگا پچھتائیگا پچھتائیگا
یا الٰہی پیار کی تجھ سے دعا ہی صبح و شام — فیض مرشد سی رہون پاتا ہمیشہ اور مدام

## تمت

| | | |
|---|---|---|
| ہے نہان اللہ محمد ایک سو و تینتیس مین | رمز | کھولکر بولون اگر رخنہ پڑیگا دین مین |
| چار سو ستر یہ ہے موقوف علم معرفت | | ہم قلب پایا خدا کو قاف و شین و عین مین |

کاملونکے پوچھنے کی یہہ بھی تو اک بات ہے
ہوگیا آدم فنا تو کون اُسکے ساتھ ہے

**رمز**

کُلِ شئی پر جمع حق نے کہا کیا بات ہے
جانور کے تن مین حق کی بول کسجا ذات ہے

تو نہین نقطہ تھا جب تھی کہان شمس و قمر
دو برس آ گے خدا کے کون تھا دیجئے خبر

**رمز**

مسان وقت کردم خدارا مسجود
نہ ذات وصفات و خدا ہم نبود

**رمز**

چہ خوش گفت بہلول فرخندہ فال
کہ الامین خدا پیش بودم دو سال

**رمز**

ڈھونڈہ نقطے کی شمع اس تن مین آیا آدمی
میم کے گھونگٹ مین آکر سر جھکایا آدمی

## غزل مصنف

یہہ بلبل چمن مین غزل گارہی ہے
خزان باغ مین باغبان آرہی ہے

سفر آخرت پیش ہے لیلو توشہ
یہہ آواز گھڑیال سے آرہی ہے

سنائے ہین نغمہ جو قالو بلیٰ کے
اَلَسْتُ کی ہردم صدا آرہی ہے

نتھی پیشتر جز احد کے کوئی شئی
فقط میم جلوہ یہہ دکھلارہی ہے

چلو سوے میخانہ ساقی کے زاہد
طبعیت اگر رنج مین آرہی ہے

الا یا ایہا الساقیا جام وحدت
مئی کو شی کی دلکو ہوس بہار ہی ہے

کلیسائے ناقوس کعبہ مین پھونکون
میرے دل مین زاہد اُمنگ آرہی ہے

عبث ہے تبسم کلی کا چمن مین
خزان کوئی دم مین چلی آرہی ہے

چلو کوے جانانہ جنت ملیگی
طبعیت جو آپکی گھبرا رہی ہے

# ایک اور سوال

بعد حمد و نعت کے یہہ پوچھتا ہون چند بات　　دی جواب اسکا اگر کچھہ اسطرف ہی التفات
ہے اگر اعمی تو ہوگا حشر ہی اعمی کا ساتھ　　ہاتھہ ملنے سے وہان تیرے نہ کچھہ آویگا ہاتھ
سیکھنا ہو جو سیکھہ لے اس تن موہوم مین　　ورنہ نہین پچھتائیگا توحید کے معلوم مین
چار عنصر سے بنایا پتلہ آدم خدا　　جان نفخت فیہ کا کیونکر ہوا ہمدم ندا
کہتے ہین سب لوگ کہ ہو گیا در آدم خدا　　چشم مین دلین کہان پر بول اے ہمدم خدا
اسکو کھڑی کسوقت آدم مین خدا داخل ہوا　　کب نکل جاویگا کتنے روز رہ شامل خدا
گر کہے کوئی کہ جسدم ہوئیگا آدم فنا　　پس نکل جائیگا اُسدم تن آدم سے خدا
قبر مین پھر ساتھہ آدم کے رہیگا کون جا　　یا تنہا آدم رہیگا دیجئے اسکو بتا
ساتھہ آدم کے اگر حق ہی تو کیون آدم مرا　　اب نکل کر حشر مین پھر ہوگا کیا داخل خدا
ہے ہر اک کا اک خدا یا کہ جداگانہ خدا　　ایک ہی تو کس طرح ہر ایک مین آگر گھسا
یہہ اگر سچ ہے تو تقسیم خدا کیونکر ہوا　　یا ہر اک کا اک خدا ہے دیجئے اسکو بتا
ہین اگر اتنے خدا تو کہتے ہین کیون ایک خدا　　وحدہ جتاتا ہی باطل کہتے ہین گر اک خدا
کون گھس آتا ہے آدم مین جو زندہ ہوتا ہی　　اور نکل کر کون جاتا ہے جو مردہ ہوتا ہی
گر کہے کوئی کہ روح آنے سے زندہ ہوتا ہی　　روح نکل جسدم گئی تو تن یہہ مردہ ہوتا ہے
پھر گھسی کس تن مین جاکر دیجئے اسکو بتا　　روح کوئی شئی دگر ہی یا کہ ہی یہی خدا
گر کہے کوئی کہ یہی روح ہی از لیس خدا　　پھر بضد دو نام اک روح اک خدا کیونکر ہوا
روح تو بے قید ہے خود بھی بے قید رہا　　قید کس حق نے تن آدم مین حق کو کر دیا
کیا جہان نہین دوسرا ابھی اور پیدا ہی خدا　　جو کہ روح بنکر تن آدم مین داخل ہوگیا
کل نفس ذائقۃ الموت ہے حق نے کہا　　یعنے کل نفسون کو ذائقہ موت چکھنا ہوئیگا
نفس جو مرنا تھا یا نہ کس لئے آدم مرا　　اور آدم مر گیا تو مر گیا اُس کا خدا

تین رہا نہیں اک خدا کیا نفس کے کارن مرا
ورنہیں تو کس طرح آدم مرا کہیئے ذرا

امر حق کہتے ہیں روح کو اور حکم کبریا
امر تو مخصوص ہے پھر کس طرح زائل ہوا

حکم حق ٹلتا نہیں پھر کس طرح ٹالا خدا
نفس مرنا غیر ہے جو کہنے لگے آدم مرا

امر حق جسدم اٹھا جانئے کہ اللہ مر گیا
ہے غلط آدم مرا آدم بیچارہ گھر گیا

جانتے ہو تو بتاؤ کون گھر آدم گیا
لامکاں نہیں آسماں نہیں یا زمیں میں کس جگہ

یا کہ جنت میں گیا یا کہ جہنم میں گیا
پہونچکر اوس گھر میں بتلاؤ کہ وہ کرتا ہے کیا

پیارے کو جو کچھ کہ ہے معلوم جانو اے اخی
از طفیل پیر ما سید حسین القادری

## قطعۂ تاریخ از مصنف رسالۂ اسرار حق

شد چو طیار این کتاب از فضل رب ذو الجلال
ہر کہ دیدش گفت او اسرار حق را خود دلیل

فکر تاریخش چو شد کردم رقم مصرع بیار
آفتاب نمود لوح ماہتاب لازوال

۱۳۱۹ھ

## قطعۂ تاریخ چکیدۂ قلم بلاغت رقم از شیخ عبد الرحمن صاحب تلمیذ جناب مولانا مولوی شاہ سید حسین صاحب قادری مد ظلہ العالی

شکر حق این کتاب شد طیار
گوہر بے بہا منظم سفت ⁘

فکر تاریخ کرد چون رحمن ⁘
ہاتف غیب باغ شاہی گفت

۱۳۱۹ھ

## قطعۂ تاریخ ریختہ کلک جواہر سلک جناب منشی الہی بخش صاحب بیابانی متخلص رفیق مرشد آبادی حال مقیم بارک پور

شد چو این نسخہ مرتب گشت
ہر کسے جان و دل پسند آمد

طبع تاریخ این رفیق بگفت
گلشن راز رہبر سرمد

۱۳۱۹ھ

## قطعۂ تاریخ من نتائج مشفقی جناب قاضی میرزا عبد الغفور بیگ بن قاضی میرزا یوسف بیگ صاحب تلمیذ جناب مرشدی و مولائی شاہ سید حسین صاحب قادری مد ظلہ العالی

دوست نے نیر سے یہ کتاب لکھی
ایسی لکھی کہ لاجواب لکھی

بہر احباب با صواب لکھی — بہر حاسد پئے عذاب لکھی
راز مخفی کو کردیا ظاہر — مثل خورشید آفتاب لکھی
باغ ہستی کی آبرو نرھی — سب ہے یہہ بوستان جواب لکھی
لکھی عبد الغفور نے تاریخ — نقد جان خوب یہہ کتاب لکھی

۱۳۱۹ھ

قطعۂ تاریخ من نتائج افکار گہربار منشی نقش شیخ واحد بخش ماموں صاحب والا مراتب مصنف تلمیذ جناب قاری یوسف خان صاحب بارکپوری

ہے لاجواب نسخہ یہہ بی بہائے ابدی — قلب نحس سیہ کو کردے طلائے ابدی
گنجینۂ حقیقت اسرار یم طریقت — ہادی رہ شریعت نور ضیائے ابدی
گلدستۂ شرافت آئینۂ صداقت — ابر سخائے رحمت روح فضائے ابدی
باغ بہار جنت سرو ریاض عظمت — بزم نشاط عشرت شہر ولائے ابدی
واحد نے خوب لکھی تاریخ طبع اسکی — گلدستہ لطافت سلطان بقائے ابدی

۱۳۱۹ھ

قطعۂ تاریخ از نتائج فکر سعید شیخ عبد المجید بن ڈاکٹر شیخ محمد حسین صاحب تلمیذ جناب مرشدی مولوی شاہ سبحان حسین صاحب قادری مدظلہ العالی

ہو چکی طیار جس دم یہہ کتاب بے مثال — صاحب اسرار بولے یہہ عجب گلزار ہے
گوہر مضمون ہے سلک نظم میں باآب و تاب — ہر در اشعار معنی میں در شہوار ہے
بہ شرح اسرار ستہ معرفت ہے نثر میں — بھر دیا کوزہ میں دریا دیکھ لو اکبار ہے
بولا ہاتف کر رقم تاریخ طبع نو اے مجید — رکن دین اسرار حق گلدستۂ اسرار ہے

۱۹۰۱ع

قطعۂ تاریخ من تصنیف جناب منشی سید سجاد حسین صاحب سلطان پوری از کلکتہ تلمیذ جناب مولوی شیخ قادر بخش صاحب

مرتب شد چو این گلدستۂ لائق — پسند آمد دل بسیار عاشق
بگفت این مصرعۂ تاریخ سجاد — مرات سالکان سرمایہ صادق

۱۹۰۱ع